418

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24۔اکتوبر2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اوقاف)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(i) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ii) مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 21 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

419

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2014)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2014)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

(iii) عام بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث جاری رہے گی۔

420

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 24-اکتوبر 2014

(یوم الجمع، 28-ذی الحج 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭعَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ
لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝8
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝9

سورۃ التّحریم آیات8تا9

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن پیغمبر کو اور (ان لوگوں کو) جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو

ہر چیز پر قادر ہے(8)اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے(9)

وما علینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اُن کی مہک نے دل کے غُنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کُوچے بسا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُرّ، بے بہا دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا؟
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
جب آ گئی ہے جوشِ رَحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بُجھا دیئے ہیں، روتے ہنسا دیئے ہیں

سوالات

(محکمہ اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ اوقاف سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 13 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*13: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں موجود مختلف مقامات پر محکمہ اوقاف کی اراضی کی مکمل فہرست ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی مختلف لوگوں کو الاٹ کی جاتی ہے یا لیز پر دی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی زمینوں کی دیکھ بھال کے لئے محکمے میں ایک علیٰحدہ ونگ موجود ہے، 2008 سے 2012 تک اس ونگ میں کام کرنے والے افسران واہلکاران کے نام اور عہدوں سے متعلق تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی زمینوں پر محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے ناجائز قبضے کروائے جاتے رہے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے افسران واہلکاران زمینوں کی الاٹمنٹ یا لیز پر دینے کے کاروبار میں ملوث ہیں، 2008 سے 2012 تک الاٹ یا لیز ہونے والی زمینوں کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس سے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ کہاں کہاں ناجائز قبضے ہوئے ہیں نیز کیا محکمہ ان زمینوں کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) انتظامی امور کے تحت محکمہ اوقاف کے زیر تحویل وقف رقبہ جات کا انتظام و انصرام علاقہ کو سرکلز میں تقسیم کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر تحویل رقبہ کے انتظام و انصرام کے لئے کل 6 سرکلز اور بادشاہی مسجد و داتا دربار زونز ہیں۔ ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر انتظام و انصرام کل رقبہ 8163 کنال 13 مرلہ 230 مربع فٹ ہے جس کی سرکل وار مکمل تفصیل بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر انتظام اراضی پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت بعد از اخبار اشتہار و وسیع تر مشتہری منادی بذریعہ نیلام عام لیز پر دی جاتی ہے (عکسی نقل پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 اور پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت محکمانہ تحویل میں لی گئی وقف جائیداد کا متعلقہ مینجر اوقاف custodian ہوتا ہے محکمانہ تحویل میں لی گئی وقف جائیداد کی مینجر حلقہ کی طرف سے انتظام و انصرام کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے متعلقہ زونل ناظم اوقاف سپروائزری کے فرائض انجام دیتا ہے۔ وقف جائیداد کے ریکارڈ کی حفاظت اور مینجر حلقہ کی طرف سے وقف جائیداد کی لیز / حفاظت کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی مجاز اتھارٹی (چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب) سے اجازت کے لئے دفتری امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے محکمہ اوقاف پنجاب میں ایک علیحدہ شعبہ "ڈائریکٹوریٹ آف اسٹیٹ" قائم ہے۔ سال 2008 تا 2014 کے دوران اس شعبہ میں کام کرنے والے افسران اور اہلکاران کی تفصیل بر فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) درست نہ ہے سال 2008 تا 2012 تک کوئی وقف رقبہ کسی پرائیویٹ شخص کو کمرشل بنیادوں پر لیز نہ کیا گیا ہے صرف اور صرف زرعی رقبہ ہر سال حسب پالیسی بذریعہ نیلام عام نیلام کیا گیا ہے۔زرعی مقاصد کے لئے نیلام ہونے والے رقبہ کی تفصیل بر فلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) 2008 سے تاحال محکمہ اوقاف کے زیر انتظام وانصرام کسی وقف رقبہ پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہوا ہے بلکہ سابقہ ادوار میں قبضہ شدہ رقبہ جات کے ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 34 کنال 19 مرلے انتہائی قیمتی رقبہ واگزار کرایا گیا جن جگہوں پر ابھی قبضہ برقرار ہے اس کی تفصیل بر فلیگ (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جز (ب) کے جواب میں فرمایا ہے کہ وسیع تر مشتری منادی بذریعہ نیلام عام لیز پر دی جاتی ہے تو یہ لیز 33 سالہ ہے، 66 سالہ ہے یا 99 سالہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! لیز بنیادی طور پر ایک سال کی ہوتی ہے اور کامیاب بولی دہندہ کو رولز کے تحت پھر اجازت ہے کہ اُن کو تین سال کی extension دے دی جائے۔ 30 سال، 35 سال یا 60 سال کی لیز نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 843 ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 844 بھی ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1806 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1875 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1912 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1977 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں

لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2015 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ قاضی احمد سعید صاحب!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2080 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: مسلم اوقاف کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2080: قاضی احمد سعید: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں مسلم اوقاف کا کل کتنا رقبہ کہاں کہاں موجود ہے؟

(ب) مذکورہ رقبہ میں رہائشی، کمرشل اور زرعی رقبہ کتنا ہے۔ اس میں سے کتنا رقبہ زیر قبضہ ہے؟

(ج) مسلم اوقاف کے رقبہ کی الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع لاہور میں مسلم اوقاف کا کل رقبہ 8163 کنال 6 مرلے 230 مربع فٹ ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس رقبہ میں سے 1693 دکانات، 597 مکانات اور 300 کنال 10 مرلے کمرشل رقبہ ہے۔ 724 کنال 16 مرلے 200 مربع فٹ پر ناجائز قبضہ ہے۔

(ج) پنجاب وقف پراپرٹیز رولز 2002 کے تحت (i) وقف رقبہ کو بعد از مشتہری منادی و اخباری اشتہارات نیلام عام کیا جاتا ہے۔ (ii) کامیاب بولی دہندہ کو بعد مکمل ادائیگی واجبات سالانہ پٹہ داری پر الاٹ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما دیں کہ ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور یہ قبضہ کب تک چھڑایا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر کا general ضمنی سوال ہے کہ ہم ناجائز قابضین سے کس طرح قبضہ چھڑاتے ہیں اور یہ کب تک متوقع ہے؟ اب سوال یہ ہے کہ ہم رولز کے تحت قبضہ چھڑاتے ہیں جس کے لئے ہم انہیں نوٹس دیتے ہیں۔ نوٹس دینے کے بعد اگر پھر ضروری

ہو تو پولیس کی امداد حاصل کرتے ہیں جو اکثر نہیں ملتی۔ معزز ممبر کے ضمنی سوال کے دوسرے حصے کا جواب یہ ہے کہ کب تک کا تو ہمیں علم نہیں ہے کیونکہ بہت سارے معاملات سول عدالتوں میں چلے جاتے ہیں وہاں پھر سالہا سال پڑے رہتے ہیں۔ محکمہ محرم کے بعد ایک مربوط پالیسی بنانے کی تجویز رکھتا ہے جس کے لئے قانون سازی ضروری ہو گی ہم انشاء اللہ اُس کی طرف بھی move کریں گے کیونکہ اُس کے بغیر شاید محکمے کے لئے ناجائز قبضہ چھڑانا مشکل ہو۔ ابھی تک ضلعی انتظامیہ لاہور کی طرف سے اور محکمہ کی کوشش سے ہم نے 34 کنال قیمتی رقبہ واگزار کرا لیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ 724 کنال 16 مرلے 200 مربع فٹ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں ایک general بات بتا رہا تھا کہ ہمارے لوگ بہت سارے معاملات عدالتوں میں لے جاتے ہیں جہاں سے اُن کو stay order مل جاتے ہیں اور protection مل جاتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو legal rights سے کوئی کسی کو روک نہیں سکتا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف فرما دیں کہ کتنی کنال کے کیس عدالتوں میں چل رہے ہیں یا کتنی کنال زیر تصفیہ ہیں اُن کی تفصیل درکار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر اسمبلی کو اگر اس ضمن میں تفصیل چاہئے تو یہ نیا سوال کر دیں ہم ان کو تمام مقدمات کی تفصیل مہیا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2081 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: مسلم اوقاف کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2081: قاضی احمد سعید: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں مسلم اوقاف کا کل کتنا رقبہ کہاں کہاں موجود ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں مسلم اوقاف کا رقبہ کس کس مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنا رقبہ رہائشی، کمرشل اور زرعی ہے۔اس میں سے کتنا رقبہ زیر قبضہ ہے؟

(د) مذکورہ رقبہ کی الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی اراضی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف مذکورہ رقبہ زرعی کاشت کے لئے پٹہ پر دیتا ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 30 عدد یونٹ مکانات 393 عدد یونٹ کمرشل (دکانات) جبکہ 456 ایکڑ 5 کنال 13 مرلے زرعی اراضی ہے ان میں سے کوئی رقبہ زیر قبضہ نہ ہے۔

(د) محکمہ اوقاف مذکورہ رقبہ ایک سال کے لئے بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیتا ہے جس میں قواعد کے مطابق پہلے دو سال بااضافہ 20 فیصد اور مزید دو سال بااضافہ 10 فیصد توسیع مدت پٹہ دی جاتی ہے۔مزید برآں بنجر / بارانی رقبہ جات کو ٹیوب ویل سکیم کے تحت عرصہ سات سال کے لئے دیا جاتا ہے۔ایسے رقبہ جات کو پٹہ پر دینے کے لئے باقاعدہ طور پر قومی اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں مقامی طور پر بھی بذریعہ اشتہارات و اعلانات مشتری منادی کروائی جاتی ہے۔بعد از اخبار اشتہار مقرر شدہ تواریخ بمطابق اشتہار نیلامی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔حسب قواعد یہ نیلام مقرر کردہ کمیٹی کی نیلامی میں بر سر عام کئے جاتے ہیں جن میں مینجر اوقاف متعلقہ، زونل خطیب اوقاف، نمائندہ زونل دفتر اوقاف، نمائندہ صدر دفتر اوقاف اور ضلع انتظامیہ کا نمائندہ شامل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اوقاف کے رقبہ اور دکانات کی کل کتنی آمدنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 30 عدد یونٹ مکانات 393 عدد یونٹ کمرشل (دکانات) جبکہ 456 ایکڑ 5 کنال 13 مرلے زرعی اراضی

ہے ان میں سے کوئی رقبہ زیر قبضہ نہ ہے۔ یہ کس کے زیر قبضہ ہے؟ یہ مجھے پتا نہیں ہے لیکن یہ پتا کیا جانا چاہئے یہ جواب مبہم سا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ اوقاف مذکورہ رقبہ ایک سال کے لئے بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیتا ہے جس میں قواعد کے مطابق پہلے دو سال بااضافہ 20 فیصد اور مزید دو سال بااضافہ 10 فیصد توسیع مدت پٹہ دی جاتی ہے۔ مزید برآں بنجر / بارانی رقبہ جات کو ٹیوب ویل سکیم کے تحت عرصہ سات سال کے لئے دیا جاتا ہے۔ ایسے رقبہ جات کو پٹہ پر دینے کے لئے باقاعدہ طور پر قومی اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی طور پر بھی بذریعہ اشتہارات و اعلانات مشتری منادی کروائی جاتی ہے۔ بعد از اخبار اشتہار مقرر شدہ تواریخ بمطابق اشتہار نیلامی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ حسب قواعد یہ نیلام مقرر کردہ کمیٹی کی نیلامی میں بر سر عام کئے جاتے ہیں جن میں منیجر اوقاف متعلقہ، زونل خطیب اوقاف، نمائندہ زونل دفتر اوقاف، نمائندہ صدر دفتر اوقاف اور ضلع انتظامیہ کا نمائندہ شامل ہوتا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں نے تو گزارش کی تھی کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے جبکہ وزیر موصوف نے جواب پڑھ دیا ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ فیصل آباد میں اوقاف کی دکانات سے 14-2013 میں کل کتنی سالانہ آمدنی ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! 14-2013 میں جو آمدن ہوئی ہے اُس کی تفصیل یہ ہے۔ جامع مسجد چک نمبر 273 رائے چک فیصل آباد، آمدنی سال 14-2013 میں 93 ہزار روپیہ ہے، جامع مسجد حاجی محمد دین، 125 گ ب جڑانوالہ، آمدنی 55 لاکھ 53 ہزار 930 روپیہ ہے۔ جامعہ مسجد ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی تاندلیانوالہ 7 لاکھ 5 ہزار 680 روپے ہے۔ جامع مسجد چک نمبر 452 گ ب تاندلیانوالہ، آمدنی 3 لاکھ 9 ہزار روپیہ ہے۔ ضلع فیصل آباد میں کسی اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اس کا جواب مبہم نہیں رہ گیا۔ اگلا سوال نمبر 2104 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2108 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2109 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2241 جناب اویس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف

نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2428 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2519 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2555 جناب محمد نعیم صفدر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2625 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2926 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2935 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2936 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3122 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا محمد افضل صاحب کا ہے۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3367 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: پی پی۔128 محکمہ کے زیر انتظام مساجد / مزارات کی تعداد و تفصیل

*3367: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔128 سیالکوٹ میں کتنے مزارات، مساجد اور پراپرٹی محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے؟

(ب) کیا دربار بابا گلو شاہ موضع کورکے تحصیل ڈسکہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے، اگر محکمہ کے زیر انتظام ہے تو 11-2010 سے اب تک آمدن و اخراجات کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حلقہ پی پی۔128 سیالکوٹ میں صرف ایک دربار اور ایک قبرستان اہل اسلام معہ 57 عدد دکانات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں۔

(ب) دربار حضرت بابا گلو شاہ کورکے تحصیل ڈسکہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے جس کی آمدن و اخراجات سال 11-2010 سے اب تک درج ذیل ہے۔

تفصیل آمدن مدوار:

سال	کیش بکس	متفرق	میزان
2010۔11	1,69,795/۔	38,284/۔	2,08,079/۔
2011۔12	2,11,351/۔	30,800/۔	2,42,151/۔
2012۔13	2,45,002/۔	37,000/۔	2,82,002/۔
2013۔14(9ماہ)	1,99,452/۔	46,800/۔	2,46,252/۔

تفصیل اخراجات مدوار:

سال	تنخواہ/الاؤنس	بل بجلی	میزان
2010۔11	1,05,204/۔	20,530/۔	1,25,734/۔
2011۔12	1,27,944/۔	25,618/۔	1,53,560/۔
2012۔13	1,42,560/۔	22,422/۔	1,62,982/۔
2013۔14(9ماہ)	1,25,211/۔	20,392/۔	1,45,703/۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں آمدن و اخراجات کی تفصیل دی ہوئی ہے جس میں اخراجات کی مد میں صرف تنخواہ اور بجلی کے بل ہیں۔ کیا محکمہ کا کام صرف ملازمین کو تنخواہ دینا اور بجلی کا بل دینا ہی ہے یا دربار کی تزئین و آرائش اور دیگر کام کرنا بھی ہوتا ہے؟ انہوں نے پانچ سال سے وہاں کوئی پیسا خرچ نہیں کیا اور کیا یہ اسی طرح معاملات چلانے کا ارادہ ہے یا وہاں پر دربار کے دوسرے لوازمات پورے کرنے کی بھی پالیسی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہمارا ارادہ یقیناً ہے۔ میں اپنے محترم بھائی معزز ممبر اسمبلی سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر ان کے ذہن میں وہاں کے دربار اور مساجد کی تعمیر، مرمت و آرائش کے بارے میں کوئی تجاویز ہیں تو از راہ کرم وہ ہمیں دے دیں۔ ہم اسی سال کوشش کریں گے کہ اپنے بجٹ میں سے ان پر خرچ کر کے انہیں بہتر کریں۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد افضل صاحب!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! وہاں مسجد کی تعمیر شروع ہے جو دربار سے ملحق ہے۔ میری درخواست ہے کہ محکمہ اس مسجد کو مکمل کرا دے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محرم کے بعد انہیں وہاں کوئی progress نظر نہ آئے تو براہ کرم یہ مجھے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3382 شیخ اعجاز احمد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3383 بھی شیخ اعجاز احمد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3389 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3392 بھی ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3420 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3458 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3502 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جتوئی: مظفر گڑھ میں محکمہ اوقاف کی خالی اراضی کی تفصیلات

*3502: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا اوقاف کی فالتو زمین کو بذریعہ نیلام عام فروخت کرنا مناسب نہ ہے تاکہ قبضہ گروپوں کی دسترس سے محفوظ رہے؟

(ب) مظفر گڑھ، جتوئی کے علاقہ میں بہت ساری اوقاف کی زمین ہے جس کو مختلف قبضہ گروپ اہلکاروں کے ساتھ مل کر قبضہ کر رہے ہیں اور مناسب ٹھیکہ پر یہ زمین نہیں دی جا رہی ہے، حکومت مذکورہ زمین کو خُورد بُرد سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ (مسلم) اوقاف حکومت پنجاب کی اراضیات مزارات / مساجد سے ملحقہ وقف جائیداد ہے وقف جائیداد کو فروخت نہ کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان وقف اراضیات کو ہر سال پٹہ پر نیلام کیا جاتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدن مزارات / مساجد پر خرچ کی جاتی ہے۔ وقف جائیداد جس مقصد کے لئے وقف کی جاتی ہے وہ اسی مقصد کے تحت تصرف میں استعمال کی جا سکتی ہے تحصیل جتوئی میں محکمہ اوقاف (مسلم) کے زیر تحویل کسی رقبہ پر کوئی قبضہ نہ ہے۔

(ب) مظفر گڑھ کی تحصیل جتوئی میں محکمہ اوقاف (مسلم) کی کل وقف جائیداد 112 ایکڑ 4 کنال 12 مرلے ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ ہر سال اشتہار اخبار و مقامی طور پر وسیع تر مشتہری کے بعد بذریعہ نیلام عام پٹہ پر نیلام کی جاتی ہے۔ اس وقت کوئی رقبہ زیر قبضہ نہ ہے۔ ایسے رقبہ جات جو زرعی مقاصد کے تحت پٹہ پر نیلام نہ ہوتے ہیں اور شہری حدود کے قریب ہیں ان کو قبضہ مافیا سے بچانے کے لئے محکمہ کی طرف سے قوانین اوقاف میں ترمیم کے ذریعے کمرشل مقاصد کے استعمال کے لئے نیلام کرنے کی پالیسی زیر کارروائی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ جواب میں کہہ رہے ہیں کہ مزارات اور مساجد کے ساتھ ملحقہ وقف زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا، زمین پٹہ پر تو دی جاتی ہے اور اس کی آمدن مزارات اور مساجد پر خرچ کی جاتی ہے۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ مجھے منسٹر صاحب بتائیں گے کہ جتوئی کے علاقہ میں اوقاف کی بے تحاشا زمین پڑی ہوئی ہے اس کو misuse کیا جا رہا ہے۔ مزارعین اور صحیح لوگوں کو زمین دینے کی بجائے خُورد بُرد کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ آپ کے notice میں لا رہے ہیں لیکن ان کا یہ fresh question بنتا ہے۔ قریشی صاحب! آپ اس سوال کی continuation میں کچھ پوچھیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں اس لئے یہ سوال کر رہا ہوں کہ اس زمین کی نیلامی کرنے یا لیز پر دینے سے بہتر ہے کہ اسے فروخت کر دیا جائے اور سرکاری خزانے میں اس کے پیسے جمع کرائے جائیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وقف شدہ اراضی کو فروخت کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ وقف اراضی چاہے دکان، مکان یا رقبہ ہو تو اس کی ملکیت اللہ کو منتقل ہو چکی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جیسے ہندو پراپرٹی ہے وہ بھی فروخت نہیں ہو سکتی لیکن بہت بُری طرح misuse ہو رہی ہے۔ اسی طرح ان کی پراپرٹی بہت بُری طرح misuse ہو رہی ہے، favouritism چل رہا ہے اور لین دین چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ وہ کام کرتے ہیں جو in the best interest of public ہو۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ اراضی misuse ہونے کے بجائے صحیح استعمال ہو سکتی ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات کو سمجھ گیا ہوں۔ ہم تحقیقات کرا لیں گے اور رپورٹ منگوا لیں گے جو آپ کو اور معزز ممبر اسمبلی کو بھی پیش کی جائے گی۔ مجھے جہاں تک علم ہے کہ وقف اراضی کہیں بھی ایک انچ بھی فروخت نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے کہ وقف اراضی فروخت نہیں کی جا سکتی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! کم از کم پٹہ تو ٹھیک ہونا چاہئے۔ اس میں کوئی بددیانتی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ پٹہ پر دیتے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وہ معمولی قسم کے لوکل اخبارات میں اشتہار دیتے ہیں تاکہ کسی کو پتا ہی نہ چلے اور خود ہی اس کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا لوکل اخبار کا وہاں کے رہنے والوں کو پتا نہیں چلتا؟

جناب محمد انیس قریشی: وہ اخبار circulate ہی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی particular case بتائیں تو پھر میں ان سے پوچھتا ہوں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جتوئی میں بہت زیادہ زمین اس طرح misuse ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر پوری طرح توجہ دیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! آئندہ اگر کوئی نیلامی کا پروگرام ہو گا ایک کاپی نیلامی کے پروگرام کی معزز ممبر اسمبلی کو بھی ہم بھجوا دیں گے تاکہ ان کو بھی اطلاع مل جائے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں تو general بات کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب ذاتی بات پر اتر آئے ہیں کیونکہ سارے پنجاب میں ایسا ہو رہا ہے۔ میرے لئے نہیں سب کے لئے ہونا چاہئے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اگر یہ particularly جتوئی کی بات کر رہے تھے تو میں نے اس حوالے سے گزارش کی تھی، اگر یہ پورے پنجاب کی بات کرتے ہیں تو پورے پنجاب میں

ہم اخبارات میں اشتہار شائع کرتے ہیں۔ کسی دن ان کی نظر سے شاید رہ گیا ہو لیکن آئندہ کے لئے ہم اس ایوان میں بھی وہ پروگرام سب ممبران کی اطلاع کے لئے دے دیں گے، ہمیں کیا اعتراض ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اخبار میں اشتہار شائع کریں تاکہ سب ہی پڑھ لیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اخبارات میں آتا ہے اب ایک دن اگر میں نہ پڑھ سکوں تو اس میں میرا قصور ہے اوقاف کا قصور تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ قریشی صاحب کو مطمئن کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ یہ ensure کریں کہ جو نیلامی ہو رہی ہے، جو بولی ہو رہی ہے، جس زمین کو lease پر دیا جا رہا ہے وہ fair ہے، ہر چیز کو examine کریں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ سے examine کروائیں تو ان کو خود پتا چل جائے کہ وہاں پر کتنے گھپلے اور کتنی گڑبڑ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! کوئی particular case بتائیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں نے جتوئی کا case بتایا ہے۔ ہزاروں ایکڑ زمین misuse ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی آپ مکمل طور پر رپورٹ کروائیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انشاء اللہ کروائیں گے اور یہ فرمارہے ہیں کہ ہزاروں ایکڑ زمین پٹے پر نہیں چڑھ رہی تو اس کا بھی پتا کریں گے۔ زیر زمین پانی نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ خراب ہے۔ زمین بنجر ہے، ناقابل کاشت ہے یا قابل کاشت ہے یہ سب دیکھ کر انشاء اللہ اس کو examine کریں گے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! اس کی تفصیل آپ قریشی صاحب کو بھجوائیں جو کہ آپ نے ٹیبل کی ہوئی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔ منسٹر صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ اوقاف کی property کو بیچا نہیں جا سکتا۔ محکمہ اوقاف کا کون سا ایکٹ اس کو deal کرتا ہے اور وہ کون سی دفعہ ہے جس کے تحت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس زمین کو بیچا نہیں جا سکتا؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ قانون کا ضابطہ دیکھ کر ان کو جواب دینا ہوگا، یہ باقاعدہ اس ضمن میں سوال دے دیں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی ضابطہ ہے تو ان کو بتادیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایکٹ بتادیں کہ کس ایکٹ کے تحت اوقاف کو deal کیا جاتا ہے۔

جناب ابوحفص غیاث الدین: جناب سپیکر! وقف کا کوئی مالک نہیں ہوتا۔ واقف جس چیز کے لئے وقف کرے اسی میں استعمال ہو سکتی ہے۔ وقف شدہ چیز فروخت کرنے کا کسی کو حق نہیں ہوتا یہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارا مذہب یہی کہتا ہے لیکن ہمارا آئین جو ہے---

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا مذہب نہیں ہے، آپ کا دین ہے جو کہ مکمل ہو چکا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دین مکمل نے آپ کو آئین بنانے کا اختیار دیا ہے۔ آئین میں جو اسلامی دفعات بنائی گئیں اس constitution کے تحت آپ نے قوانین بنائے، میں اس قانون کے بارے میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ کون سا قانون ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دینے لگے ہیں آپ ان کی بات ذرا غور سے سنیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! پنجاب وقف آرڈیننس 1979 ہے جس کے تحت محکمہ اوقاف function کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی مہربانی۔ شاباش! قریشی صاحب آپ کا کوئی اور ضمنی سوال تو نہیں ہے؟ اگلا سوال محمد ارشد ملک صاحب کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3540 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: دربار کمیر محمد پناہؒ سے متعلقہ تفصیلات

*3540: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں واقع دربار کمیر محمد پناہؒ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے؟

(ب) مذکورہ بالا دربار سالانہ آمدن و اخراجات سے آگاہ کریں نیز وہ رقم جو آمدن کی مد میں آتی ہے وہ کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی جا رہی ہے؟

(ج) دربار کی تزئین و آرائش آخری بار کب کروائی گئی اور تزئین و آرائش پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت خواجہ محمد پناہؒ محکمہ اوقاف حکومت پنجاب ضلع ساہیوال کے زیر تحویل ہے جس کا تمام انتظام و انصرام محکمہ ہذا کرتا ہے۔

(ب) دربار شریف کی سالانہ آمدن و اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
2011-12	63,67,520/-	8,90,254/-
2012-13	70,93,817/-	8,32,210/-

دربار شریف سے حاصل ہونے والی آمدن سنٹرل اوقاف فنڈ میں جمع کروائی جاتی ہے۔

(ج) مالی سال 2011-12 میں صدر دفتر اوقاف لاہور کی سطح پر ترقیاتی کام کروایا گیا جس میں دربار شریف کے صحن کی جزوی فرش بندی، توسیع پختہ چاردیواری اور تین عدد نئے گیٹ شامل تھے جن پر مبلغ -/15,31,766 روپے اخراجات ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں منسٹر صاحب نے بڑا مفصل اور اچھا جواب دیا ہے۔ صرف اس میں ایک گزارش ہے کہ یہ جو سالانہ اخراجات بتائے گئے ہیں۔ یہ کس قسم کے اخراجات ہوتے ہیں۔ وہ بتا دیئے جائیں کیونکہ وہ اخراجات موقع پر دربار شریف میں تو نظر نہیں آتے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ کسی دربار کا نام لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ ایک ہی دربار خواجہ محمد پناہؒ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ ان کا سوال نمبر 3540 ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اب آپ اخراجات کی تفصیل چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب دربار شریف کی سالانہ آمدن و اخراجات کی تفصیل انہوں نے لکھی ہوئی ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! 12-2011 میں صدر دفتر اوقاف لاہور کی سطح پر ترقیاتی کام کروایا گیا جس میں دربار شریف کے صحن کی جزوی فرش بندی، توسیع پختہ چار دیواری اور تین عدد نئے گیٹ شامل تھے جن پر مبلغ 15,31,766 روپے اخراجات ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کی ہے کہ 12-2011 میں جو سالانہ آمدن ہو رہی ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جز (ب) ہے لیکن منسٹر صاحب نے جز (ج) پڑھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے میرے خیال میں دونوں جز پڑھ دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) پڑھ دیا ہے۔ 12-2011 میں 63 لاکھ 67 ہزار 520 روپے کی دربار شریف سے آمدن ہوئی ہے اور اس کے اخراجات 8 لاکھ 90 ہزار 254 روپے ہیں۔ 13-2012 میں 70 لاکھ 93 ہزار 817 روپے آمدن ہے اور 8 لاکھ 32 ہزار 210 روپے اخراجات ہوئے ہیں۔ میں نے گزارش صرف یہ کی ہے کہ دربار شریف پر یہ اخراجات کس قسم کے ہوتے ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): میرے بھائی محترم ممبر اسمبلی جن کے علاقے میں دربار کمیر شریف ہے۔ شاید یہ اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں کہ کسی ایک مزار/دربار یا مسجد سے آنے والی آمدنی اسی پر خرچ نہیں ہوتی بلکہ وہ ٹوٹل محکمہ اوقاف میں pool ہو جاتی ہے اور محکمہ اوقاف چونکہ خود مختار ادارہ ہے۔ حکومت کی طرف سے محکمہ اوقاف کو ایک آنہ نہیں ملتا جبکہ محکمہ اپنی کل آمدنی سے اپنے تمام اخراجات پورے کرتا ہے اس کے بعد جو رقم بچتی ہے وہ ہم ان مزاروں کی تزئین و آرائش پر لگاتے ہیں۔

ایک جگہ آج کام ہو گیا ہے تو ممکن ہے کہ دو سال بعد کسی اور جگہ پر کام ہو اس لئے جہاں زیادہ ضرورت ہو وہاں پر وہ آمدنی خرچ کر دی جاتی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ جن مزارات سے ہمیں آمدنی ہو رہی ہے ہمیں یہ اختیار ہو کہ انہی مزارات پر خرچ کر سکیں۔ اگر ہم ایسا شروع کر دیں گے تو ہمارے پاس تنخواہوں کے لئے بھی پیسا نہیں ہو گا اس لئے فی الحال صورتحال یہ ہے کہ کل آمدنی میں سے سالانہ بجٹ کے موقع پر جہاں جہاں اشد ضرورت ہوتی ہے وہاں پر محکمہ یقیناً خرچ کرتا ہے۔ اس طرح پھر ایک جگہ پر ساری آمدنی اس جگہ کی خرچ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے گزارش زیادہ لمبی نہیں ہے صرف اتنی ہے کہ اتنے سالانہ اخراجات ہیں یعنی جس دربار شریف سے 70 لاکھ 62 لاکھ یا ایک کروڑ روپے تک آمدن ہو رہی ہو وہاں آپ جا کر دیکھیں جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ دربار میرے حلقے میں ہے اور اللہ کے فضل سے وہاں دربار شریف کی بڑی برکت ہے تو اس کی اتنی ناگفتہ بہ حالت ہے کہ وہاں پر ٹھنڈے پانی کے پینے کا انتظام نہیں ہے۔ جہاں سے کروڑ روپے سالانہ آمدن محکمہ لے رہا ہے وہاں پر زائرین کے لئے صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے بلکہ دربار شریف کے اندر لوگ جوتے لے کر جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ دربار شریف کے باہر کہیں یہ اخراجات ہوں جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے جبکہ دربار شریف پر کوئی خرچہ نہیں ہوتا۔ میری صرف یہی گزارش ہے کہ وہاں پر زائرین کے لئے maximum سہولتیں فراہم کر دی جائیں اور دوسرا میں منسٹر صاحب کا اور چیف منسٹر پنجاب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے مجھے دربار شریف کے لئے ایک کروڑ روپے کا فنڈ لے کر دیا تھا جو ان کے علم میں نہیں ہے اس سے ماشاء اللہ دربار شریف کا کام ہو رہا ہے اور مزید تزئین و آرائش ہو رہی ہے۔ اس دربار میں چونکہ بہت زیادہ رش ہوتا ہے تو ٹھنڈے پانی کا انتظام وغیرہ کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں کہ آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ اخراجات کس قسم کے ہوتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ زائرین کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی تجویز ہو گئی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یقینی بات ہے کہ زائرین کی ضروریات کے لئے یہ سہولتیں شامل ہوں گی لیکن میں کہتا ہوں کہ بہتر اور مناسب ہو گا کہ محرم کے بعد میں اور میرے بھائی معزز ممبر اسمبلی ہم اکٹھے اچانک دربار شریف پر جائیں گے اور دیکھ لیں گے کہ وہاں پر کیا کیا خرابیاں ہیں اور کیا کچھ صحیح ہو رہا ہے جس کے مطابق انشاء اللہ عمل ہو گا؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3542 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: حلقہ پی پی۔222 میں زرعی / کمرشل اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3542: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی زرعی / کمرشل اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) مذکورہ اراضی کن کن لوگوں کو لیز / پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ اراضی کن قواعد و ضوابط کے تحت کن کن شرائط پر کتنے عرصے سے کس ریٹ کے حساب سے دی گئی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زرعی اراضی کی تفصیل کا گوشوارہ بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز ضلع ساہیوال میں کمرشل اراضی نہ ہے۔ البتہ کمرشل جائیداد ہے گوشوارہ برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وقف اراضی کا پٹہ / ٹھیکہ جن لوگوں کو دیا گیا ہے ان کی تفصیل برنشان (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زیر تحویل محکمہ اوقاف کی اراضیات کا پٹہ ہر سال حسب ضابطہ و ممبران نیلام کمیٹی کے زیر نگرانی نیلام کیا جاتا ہے نیلام سے قبل پٹہ جات و متفرق ٹھیکہ جات کے نیلام کے لئے قومی اخبار اشتہار، مقامی اشتہار و مشتہری منادی کے بعد نیلام کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

شیڈول نیلام سے ضلع کی انتظامیہ و علاقہ کے نمبرداران وغیرہ کو بھی نیلام پٹہ جات کی بابت مطلع کیا جاتا ہے۔ علاقائی شرح پٹہ کے مطابق اراضی کا پٹہ ایک سال کے لئے نیلام کیا جاتا ہے محکمانہ پالیسی کے مطابق ایک سال نیلام کے بعد اگلے دو سال سابقہ سال کے زرپٹہ پر بااضافہ 20 فیصد اور مزید اگلے دو سال 10 فیصد اضافہ کے ساتھ توسیع زرپٹہ بھی پٹہ دار حاصل کر سکتا ہے۔ نیز جن شرائط کے تحت پٹہ دیا جاتا ہے کی تفصیل بر نشان (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں زرعی اراضی کی لسٹ دی ہے جبکہ میرے علم کے مطابق وہاں پر کئی ایسی زمینیں ہیں جو اس لسٹ میں شامل ہی نہیں ہیں۔ وہاں پر سالہا سال سے لوگ محکمہ اوقاف کی زمینوں پر قبضہ کرکے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کو منسٹر صاحب دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ نشاندہی کریں، کوئی جگہ بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے ہی حلقے میں پانچ چھ ایسے موضع جات ہیں جہاں پر یہ اراضی ہے لیکن وہ اس لسٹ میں شامل ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ان موضع جات کے نام بتا دیں ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر محمد پور ہے جہاں پر اراضی ہے لیکن اس لسٹ میں شامل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایسی جگہیں ہیں جو اس لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میری معزز ممبر اسمبلی سے گزارش ہو گی کہ اگر آج ان کو نہیں پتا تو محمد پور کے علاوہ بھی کوئی دیہات ہیں جن کا یہ معلوم کرکے ہمیں بتا دیں تو ہم اس کی مکمل چھان بین کریں گے، اگر ان کے الزامات صحیح پائے گئے تو پھر ہمارا عملہ جو نیلامی کرتا ہے اس کے خلاف بھی کارروائی ہو گی اور رقبہ بھی واگزار کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اگلے سوال پر بات کر لیجئے گا کیونکہ میں نے امجد علی جاوید صاحب کا نام بول دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3567 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد اور درباروں کی تفصیلات

*3567: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کتنی مساجد اور دربار ہیں؟

(ب) مرکزی جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حاصل ہونے والی گزشتہ پانچ سال کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

(ج) اگر کسی مسجد یا دربار کی آمدن، اخراجات سے کم ہو اور مقامی شہری یا مسجد کی سابقہ انتظامیہ اس مسجد کو اوقاف سے واگزار کروانا چاہے تو محکمہ کے پاس ایسے اداروں کی واگزاری کی پالیسی موجود ہے تو بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 3 مساجد اور 8 مزارات ہیں۔

(ب) مرکزی جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حاصل ہونے والی گزشتہ پانچ سال کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
2009-10	-/1,41,000 روپے	-/2,90,411 روپے
2010-11	-/1,83,047 روپے	-/3,40,046 روپے
2011-12	-/1,23,715 روپے	-/4,37,117 روپے
2012-13	-/1,76,755 روپے	-/3,51,368 روپے
2013-14	-/2,17,358 روپے	-/2,91,389 روپے

(ج) پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق 7 کے تحت محکمانہ تحویل میں لی گئی مسجد / مزار کو واگزار نہ کیا جا سکتا ہے تاہم کم آمدن اور اخراجات زیادہ ہونے کی بناء پر اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام و انصرام مقامی شہری یا مسجد کی سابقہ انتظامیہ کے حوالہ اس صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ اس سے کسی قسم کے نقص امن یا لڑائی جھگڑے کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں آمدن اور اخراجات کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ 2010 سے onward اخراجات میں مسلسل کمی ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہر سال کس کس مد میں اخراجات کی کمی ہے اور کون سے اخراجات ہیں جو کم کئے گئے ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! مجھے تو یہاں پر کمی نہیں بلکہ بیشی نظر آرہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! 2011 میں اخراجات 4لاکھ 37ہزار ہیں، 2012 میں 3لاکھ 51ہزار ہو گئے ہیں پھر 2013 میں 2لاکھ 91ہزار ہو گئے ہیں یعنی 4 لاکھ 37ہزار سے اب 2لاکھ 91ہزار تک اخراجات آ گئے ہیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اخراجات تو اس حساب سے ہوتے ہیں جتنی وہاں ضرورت ہو۔ آمدنی اور اخراجات دیکھ لیں بلکہ ہمارے وہاں پر آمدنی سے اخراجات زیادہ ہیں۔ وہاں جو ضرورت ہوتی ہے ہم وہ پوری کرتے ہیں آمدنی خواہ اس سے آدھی ہو۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تفصیل مجھے بھی نظر آرہی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا وہاں پر کوئی اسامی ختم کی گئی ہے یا اسامیاں خالی رکھی گئی ہیں یعنی کس مد میں ان اخراجات میں کمی ہو رہی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): اگر انہوں نے اسامیوں سے متعلق پوچھنا ہے تو پھر نیا سوال کر لیں تب تمام تفصیل مہیا کر دی جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اخراجات کے متعلق سوال کر رہا ہوں کہ ان میں جو کمی واقع ہو رہی ہے کس مد میں ہو رہی ہے جس کی تفصیل ان کے پاس ہو گی؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اخراجات ضرورت کے تحت ہی کئے جاتے ہیں۔ اگر ضرورت کم ہو جائے تو خرچے بھی کم ہو جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ "پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق 7 کے تحت محکمانہ تحویل میں لی گئی مسجد/مزار کو واگزار نہ کیا جا سکتا ہے تاہم کم آمدن اور اخراجات زیادہ ہونے کی بناء پر اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام و انصرام مقامی شہری یا مسجد کی سابقہ انتظامیہ کے حوالے اس صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ اس سے کسی قسم کے نقص امن یا لڑائی جھگڑے کا کوئی خطرہ نہ ہو۔" مرکزی جامع مسجد کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل دی گئی ہے

اس کے مطابق اخراجات آمدن سے مسلسل زیادہ ہیں اور مسجد کی سابقا انتظامیہ اس کا انتظام لینا چاہتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ یہ انتظام مسجد کی انتظامیہ کے حوالے کرنے کو تیار ہے؟

جناب سپیکر: خواتین ممبران! گھر کی باتیں گھر میں جا کر ہی کریں اچھا رہے گا۔ مہربانی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہمارے ممبر اسمبلی کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ گزشتہ ساٹھ سالوں میں جب سے یہ محکمہ قائم ہوا ہے کسی نے سنجیدگی سے اس محکمے کو لیا ہی نہیں ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ یہ محکمہ اب اپنے بوجھ تلے خود ہی بیٹھ رہا ہے۔ ہمارے محکمے کی ٹوٹل آمدنی میں سے 86 فیصد establishment کا خرچہ ہے اور باقی 14 فیصد جو بچتا ہے اس میں سے ہم کیا لگائیں اسی لئے ہمارے بہت سارے معاملات خراب ہو رہے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم بہت سی مساجد اور مزارات واپس کریں۔ یہ غلط پالیسی تھی کہ اگر کہیں بچت نظر آئی تو اس پر قبضہ کر لیا اور قبر نظر آئی تو اس پر قبضہ کر لیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ قانون کے مطابق ہمارے پاس کوئی مزار یا مسجد واپس کرنے کا ابھی تک اختیار نہیں ہے۔ ہم نے اب لاء ڈیپارٹمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ ہمارے آرڈیننس میں ترمیم draft کر کے دیں، ہم اسے کابینہ میں لے جائیں پھر اس ایوان سے منظور کروائیں تاکہ ہم جن سے جان چھڑانا چاہتے ہیں اُن سے جان چھڑالیں اور محکمے کی حالت بھی بہتر ہو۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام وانصرام مقامی شہری یا مسجد کی سابقا انتظامیہ کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! نہیں کیا جا سکتا۔

جناب امجد علی جاوید: جواب میں تو یہی لکھا ہوا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ انتظام اس صورت میں حوالے کیا جا سکتا ہے کہ کسی قسم کے نقص امن یا لڑائی جھگڑے کا کوئی خطرہ ہو۔ اگر خطرہ نہ ہو تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے جواب درست نہیں پڑھا۔ "خطرہ نہ ہو" لکھا ہوا ہے "خطرہ ہو" نہیں لکھا ہوا۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ کم آمدن اور اخراجات زیادہ ہونے کی بناء پر اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام وانصرام مقامی آبادی یا شہریوں کو دیا جا سکتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے کا خطرہ نہ ہو۔

جناب امجد علی جاوید: میں بھی یہی بات کر رہا ہوں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہم نے کہا ہے کہ تمام مساجد اور مزارات جو ہمارے پاس ہزاروں کی تعداد میں ہیں، تمام کا سروے کرا رہے ہیں۔ جہاں جہاں آمدنی کم اور خرچہ زیادہ ہے یا آمدنی بالکل معمولی ہوگی اس کے بارے میں ہماری تجویز یہی ہے اور میں اپنے محترم ممبر اسمبلی سے متفق ہوں کہ مساجد کا انتظام و انصرام محلے کی کمیٹیوں کو دے دیا جائے اور مزاروں کے اگر وارث موجود ہیں تو انہیں واپس دے دیئے جائیں یا مریدین کی کوئی کمیٹی بنا کر ان کے حوالے کر دیئے جائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بھی یہی گزارش کر رہا ہوں کہ اگر مقامی انتظامیہ apply کرے، وہاں جھگڑے کا خطرہ بھی نہ ہو اور شرائط بھی پوری ہوں تو کیا محکمہ ان کا انتظام ان کے حوالے کر دے گا؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ commitment نہیں ہے لیکن بات یہ معقول لگتی ہے کہ ایسا کر دینا چاہئے۔ ہم دیکھیں گے اگر کر سکتے ہوئے تو ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب میرے خیال میں آگے بڑھیں۔ امجد علی جاوید صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ضلع بھر میں اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3568: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(د) اوقاف کی کمرشل، رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط اور criteria کیا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 142 کنال 11 مرلے اراضی زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وقف اراضی آمدہ انڈیا واقع چک نمبر 21/680 کمالیہ رقبہ تعداد 59 کنال 7 مرلے پر مسمی محمد اکبر نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام وقف اراضی	رقبہ تعدادی مرلے۔کنال	نام پٹہ دار	برائے عرصہ	رقم پٹہ
1	ملحقہ مدرسہ اسلامیہ گوجرہ	09--71	عبدالرشید ولد محمد مختار ساکن چک نمبر 163	ایک سال	1,19,520/-
2	وقف اراضی ملحقہ دربار شریف شاہ گوجرہ	19--01	مشتاق علی ولد محمد شریف ساکن چک نمبر 367 جلیانوالہ گوجرہ ج ب	ایک سال	4700/-
3	وقف اراضی چک نمبر 303 کٹھور ملحقہ مسجد تعلیم القرآن گوجرہ	16--09	فاروق احمد ولد چوہدری غلام علی ساکن 303 کٹھور گوجرہ	ایک سال	5378/-

(د) کمرشل کرایہ داری جائیداد کی شرائط نیلام برنشان الف اور زرعی اراضیات کے نیلام کی شرائط برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ نیلام میں اوقاف ملازمین یا ان کے رشتہ دار اور نادہندگان شامل نہیں ہو سکتے اس کے علاوہ ہر شخص کارروائی نیلام میں شامل ہو کر بولی دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) میں دی گئی پٹہ داران کی تفصیلات سے متعلق ہے کہ کیا مسلسل یہی پٹہ داران اراضی پر قابض ہیں، متصرف ہیں یا یہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں، اگر یہی ہیں تو کب سے پٹہ ان لوگوں کے پاس ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تین پٹہ داران ہیں جن کے متعلق آپ نے لکھا ہوا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں جز (ج) میں یہ پوچھا ہوا ہے اور یہ ایک ایک سال کا پٹہ ہے جس پر یہ اراضی دی ہوئی ہے۔ سال ختم ہو جائے گا تو نئی تاریخ ہو گی، نیا پٹہ ہو گا اور نئی نیلامی ہو گی۔ جو اس نیلامی میں آ جائے گا وہ لے جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا پٹہ داران کو تبدیل کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! پٹہ دار کو تبدیل کرنا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اگر نیلامی میں کوئی آدمی مسلسل محکمہ کو خود رقم دے کر نیلامی لے جاتا ہے تو ہم اسے روک تو نہیں سکتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں کیونکہ ریکارڈ تو آپ کے پاس ہے---

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جس کی بولی زیادہ ہوتی ہے اسے پٹہ دیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ریکارڈ ان کے پاس ہے اور میں ریکارڈ کے مطابق یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں یا تبدیل ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جن کا ذکر آپ نے کیا ہے ان کے بارے میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ فلاں فلاں بندوں کو اراضی پٹہ پر دی ہے کیونکہ پٹہ اس کو ملتا ہے جو highest bidder ہو۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری یہی گزارش اور submission ہے کہ یہ لوگ اس سال سے پٹہ دار ہیں یا پچھلے کئی سالوں سے یہی لوگ ہیں۔ ریکارڈ تو وزیر موصوف کے پاس ہوگا جسے دیکھ کر یہ بتا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جو highest bidder ہو اس پر قدغن کیسے لگائیں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو قدغن لگانے کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو سابقہ ریکارڈ جاننے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اسے fresh question سمجھتے ہوئے اس کا جواب حاصل کر کے ایوان میں دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وقف اراضی آمدہ انڈیا چک نمبر 681/21 کمالیہ رقبہ تعدادی 59 کنال سات مرلے پر مسمی محمد اکبر نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ قبضہ کب سے ہے، یہ کس عدالت کے اندر case ہے، محکمہ نے اب تک اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، یہ case کس stage پر ہے اور یہ کب سے ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! پچھلے جز کی طرح اسے بھی نیا سوال تصور کرتے ہوئے اس کا جواب بھی ایوان میں تفصیل کے ساتھ پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں منسٹر صاحب! تھوڑا سا اس پر غور کریں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اب انہوں نے یہ پوچھا ہی نہیں تھا کہ وہ آدمی کون ہے، مقدمہ کب سے ہے، کہاں چل رہا ہے اور عدالت کون سی ہے تو یہ ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد جواب ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سینئر ہونے کا فائدہ اٹھا رہے ہیں ویسے نئے سوال والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب تو مکمل طور پر آنا چاہئے تھا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب شاید update نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس آخری سوال پر انہیں تھوڑا سا مسئلہ بنا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں تاکہ اس کا تفصیلی جواب آئندہ اجلاس میں پیش کر دیں کیونکہ نامکمل معلومات کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اسے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، سوال نمبر 3568 کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سوال مکمل ہوتے ہیں اور تحریک استحقاق کوئی نہیں ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: محکمہ اوقاف کے رقبہ پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*843: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔160 لاہور میں محکمہ اوقاف کے رقبہ جات پر ناجائز قابضین موجود ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ناجائز قابضین کون سے رقبہ جات پر کس وقت سے قابض ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا محکمہ ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لئے کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) سرکل ہذا میں حلقہ پی پی۔160 میں ناجائز قابضین موجود ہیں۔

(ب) مسجد باہر والی ہنجروال اور منسلکہ رقبہ تعدادی 186 کنال 6 مرلے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 2/4/AGA/78(110) مورخہ 29-07-1978 محکمانہ تحویل میں لی گئی۔ بوقت محکمانہ تحویل موضع کا اشتمال زیر کارروائی تھا جو کہ اس وقت بھی جاری ہے۔ رقبہ تعدادی 145 کنال 4 مرلے کا انتقال بذریعہ انتقال نمبر 29591 مورخہ 16-05-1998 بحق چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب منظور ہوا۔ اس رقبہ کی موجودہ صورتحال کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف ناجائز قابضین سے سرکاری زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے مگر موضع کے اشتمال ہونے کی وجہ سے اس پوزیشن میں نہ ہے کہ ناجائز قابضین کے خلاف بذریعہ پولیس امداد کوئی کارروائی کر سکے۔ موضع کا اشتمال مکمل ہونے پر رقبہ کی صحیح نشاندہی کے بعد ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: پی پی۔160 میں مسلم اوقاف کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*844: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-160 لاہور میں مسلم اوقاف کے رقبہ جات موجود ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مسلم اوقاف کا کتنا رقبہ کہاں واقع ہے اور کن کے قبضہ میں ہے، علیحدہ علیحدہ مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ رقبہ جات کو کس استعمال میں لایا جارہا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-160 میں واقع وقف رقبہ جات زیر تحویل مسلم اوقاف کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1) مسجد باہر والی ہنجروال ملتان روڈ لاہور۔ مسجد باہر والی ہنجروال اور منسلکہ رقبہ تعدادی 186 کنال 6 مرلے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 2/4/AGA/78(110) مورخہ 29-07-1978 محکمانہ تحویل میں لی گئی۔ بوقت محکمانہ تحویل موضع کا اشتمال زیر کارروائی تھا جو کہ اس وقت بھی جاری ہے۔ رقبہ تعدادی 145 کنال 04 مرلے کا انتقال بذریعہ انتقال نمبر 29591 مورخہ 16-05-1998 بحق چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب منظور ہوا اس رقبہ کی موجودہ صورتحال کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2) مسجد گلاب شاہ ولی جوہر ٹاؤن لاہور۔ رقبہ تعدادی 8 کنال 15 مرلے رقبہ مسجد 7 کنال 4 مرلے خالی پلاٹ ایک کنال 11 مرلے ہے۔

3) دربار حضرت پیر نصیر الدین شاہؒ۔ رقبہ 18 کنال 10 مرلے، آمدن کیش بکس کے لئے سالانہ ٹھیکہ و پٹہ دیا جاتا ہے۔

4) دربار حضرت پھر و شہید۔ رقبہ تعدادی 06 کنال ایک مرلے، آمدن کیش بکس کا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔

5) دربار حضرت عدالت علی شاہ ملتان روڈ لاہور۔ سالانہ آمدن کیش بکس ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔

6) دربار حضرت پیر بھولاؒ چوہنگ ملتان روڈ لاہور۔ سالانہ آمدن کیش بکس پر دیا جاتا ہے۔

7) تکیہ چاہ آبنوشی ملتان روڈ لاہور۔ رقبہ تعدادی 2 کنال 18 مرلے موقع پر خالی ہے۔

8) خانقاہ شیر شاہ ولیؒ کاہنہ نو۔ رقبہ تعدادی 59 کنال 12 مرلے زرعی مقاصد کے لئے سالانہ پٹہ پر دیا جاتا ہے۔

9) تکیہ الہیٰ شاہ چوہنگ ملتان روڈ لاہور۔ رقبہ تعدادی 19 کنال زرعی مقاصد کے لئے سالانہ پٹہ پر دیا جاتا ہے جبکہ دو عدد پٹرول پمپ رقبہ 8 کنال 30 سالہ لیز پر ماہانہ کرایہ داری کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔

10) دربار حضرت شاہ بابل غازی بھوتیاں رقبہ تعدادی 53 کنال،آمدن کیش بکس سالانہ ٹھیکہ و پٹہ پر دیا جاتا ہے۔

11) امام بارگاہ امبالہ پٹیالہ بھوتیاں لاٹ نمبر 1 رقبہ 17 کنال 16 مرلے ،لاٹ نمبر 2 رقبہ 26 کنال 11 مرلے لاٹ نمبر 3 رقبہ 14 کنال سالانہ پٹہ پر دیا جاتا ہے۔

(ج) تمام تفصیل جز (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: محکمہ اوقاف کے تحت مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1806: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ کے زیر کنٹرول سرکاری مساجد کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ان سرکاری مساجد میں خطیب،امام اور مؤذن کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

(ج) کیا سرکاری مساجد کے بل اور دوسرے اخراجات محکمہ برداشت کرتا ہے یا علاقے کے مخیر حضرات برداشت کرتے ہیں؟

(د) کیا سرکاری مساجد میں بچوں کو دینی تعلیم کے لئے مدرسے بھی موجود ہیں نیز ان کا انتظام و انصرام کیسے چلایا جاتا ہے تفصیل ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کے تحت قائم خود مختار ادارے اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول ضلع لاہور میں وقف شدہ 117 مساجد ہیں جس کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد میں عملہ مساجد (خطباء / آئمہ و مؤذنین وغیرہ) کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے۔

(ج) اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد کے جملہ اخراجات (تنخواہ عملہ، بل بجلی، خرید صف / دریاں و شامیانہ جات، ختم قرآن وغیرہ) محکمہ دیتا ہے علاوہ ازیں مساجد کی مرمت اور تزئین و آرائش کے اخراجات بھی محکمہ ہذا برداشت کرتا ہے۔تاہم مخیر حضرات بھی مساجد کے متفرق اخراجات میں معاونت کرتے ہیں۔

(د) اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد میں ناظرہ وحفظ القرآن اور تجوید وقرات کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔مزید برآں لاہور شہر کی 17اہم مساجد کے ساتھ مدارس وجامعات قائم ہیں ان میں علیٰحدہ مدرسین تعینات کئے ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان مدارس میں سے ایک مثالی مدرسہ دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور سے ملحقہ "جامعہ ہجویریہ" ہے جس میں شہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ (ایم اے) تک تعلیم کا انتظام موجود ہے اور جامعہ ہذا میں مقیم طلباء کے لئے قیام وطعام کا انتظام بھی محکمہ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں جامع مسجد نیلا گنبد لاہور میں قائم ادارہ "جامعہ عربیہ رحیمیہ" میں بھی تجوید وقرات اور درس نظامی کی ابتدائی کلاسز کا انتظام موجود ہے۔مزید برآں دربار حضرت میاں میرؒ سے ملحق دو مدارس قائم ہیں جن میں علیٰحدہ علیٰحدہ طلباء وطالبات کے لئے حفظ وناظرہ اور تجوید وقرات کے انتظامات موجود ہیں۔

لاہور: محکمہ اوقاف کے سرکل / زونز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1875: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اوقاف لاہور کو کتنے سرکل / زون میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(ب) ہر سرکل / زون کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کی آمدن واخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(د) محکمہ اپنی آمدن بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف لاہور کو تین زون میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ داتا دربار زون

2۔ بادشاہی مسجد زون

3۔ لاہور زون

لاہور زون لاہور کو آٹھ سرکلز میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ حضرت پیر مکیؒ لاہور

2۔ دربار حضرت شاہ چراغ ایوان اوقاف لاہور

3۔ دربار حضرت بی بی پاک دامن لاہور

4۔ مسجد وزیر خان لاہور
5۔ دربار حضرت میاں میرؒ لاہور
6۔ دربار حضرت شاہ جمال اچھرہ لاہور
7۔ سرکل قصور دربار حضرت بابا بلھے شاہ قصور
8۔ شیخوپورہ دربار حضرت پیر بہار شاہ شیخوپورہ

(ب) ہر سرکل /زون کی سال12۔2011اور13۔2012کی آمدن واخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام زون/ سرکل	سال12۔2011 آمدن	سال12۔2011 اخراجات	سال13۔2012 آمدن	سال13۔2012 اخراجات
داتا دربار زون	19,34,82,275/۔	5,33,12,798/۔	20,12,42,208/۔	5,90,19,415/۔
بادشاہی مسجد زون	1,30,36,549/۔	77,71,236/۔	1,49,92,108/۔	92,94,627/۔
لاہور زون				
زونل آفس لاہور	---	1,04,01,492/۔	---	59,73,272/۔
سرکل نمبر1	2,26,87,921/۔	1,40,02,336/۔	2,41,64,665/۔	1,71,83,997/۔
سرکل نمبر2	1,22,28,130/۔	1,17,26,717/۔	1,42,90,538/۔	1,26,21,255/۔
سرکل نمبر3	2,80,91,880/۔	1,69,85,387/۔	2,79,20,084/۔	2,87,09,542/۔
سرکل نمبر4	1,19,78,734/۔	1,44,56,489/۔	1,46,68,360/۔	1,40,65,513/۔
سرکل نمبر5	1,96,49,761/۔	1,32,14,737/۔	1,69,93,352/۔	1,66,40,150/۔
سرکل نمبر6	2,30,82,393/۔	66,67,681/۔	2,38,96,812/۔	71,19,324/۔
سرکل قصور	2,82,43,345/۔	82,10,305/۔	2,81,92,403/۔	94,58,920/۔
سرکل شیخوپورہ	1,71,15,587/۔	76,53,299/۔	2,24,40,391/۔	95,96,490/۔
میزان لاہور زون	16,30,77,751/۔	10,33,18,443/۔	17,25,66,605/۔	12,13,68,463/۔
کل میزان	36,95,96,575/۔	16,44,02,477/۔	38,88,00,921/۔	18,96,82,505/۔

(ج) محکمہ اوقاف کی آمدن کے ذرائع کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) کرایہ (2) زرپٹہ
(3) کیش بکسز (4) ٹھیکہ حفاظت پاپوش
(5) ٹھیکہ گلفروشی (6) متفرق (ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ، میلہ گراؤنڈ، متفرق نذرانہ جات وغیرہ)

(د) محکمہ کی آمدن بڑھانے کے لئے محکمہ کے زیر تحویل رقبہ پر دکانات تعمیر کرتے ہوئے نیلام عام کیا جارہا ہے جس سے گڈول کے علاوہ ماہانہ کرایہ بھی وصول ہوگا۔کشادگی کیش بکسز اور نیلام ٹھیکہ جات کے وقت صدر دفتر لاہور اور لاہور زون سے ٹیمیں موقع پر جاکر ان کی نگرانی کرتی ہیں جس سے آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہورہا ہے۔ایسی زرعی زمین جو شہری حدود میں آچکی ہے اس کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے جس سے محکمہ کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔مزید برآں مروجہ پنجاب

وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز2002میں غور وخوض کے بعد ترامیم کی سفارش کی گئی ہے جن کی منظوری اور نفاذ کے بعد آمدنی میں مزید اضافہ متوقع ہے۔کافی عرصہ سے ایک ہی اسامی پر تعینات ملازمین کو بھی ٹرانسفر کیا گیا ہے جس سے بہتر نتائج کی توقع کی جارہی ہے۔

جامع مسجد صادق بہاولپور کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1912: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جامع مسجد صادق بہاولپور کب تعمیر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مسجد جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور عمارت انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے؟

(ج) مذکورہ مسجد کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی دفعہ تزئین و آرائش اور مرمت کی گئی اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ مسجد کو پچھلے پانچ سالوں میں سال وار کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور کن کن مدات میں استعمال ہوا۔مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) جامع مسجد صادق بہاولپور1930تا1946میں تعمیر کی گئی۔

(ب) مسجد خستہ حال نہ ہے لیکن خصوصی مرمت کی متقاضی ہے ڈیوڑھی، شیڈ اور چھوٹی موٹی مرمت مطلوب ہے۔

(ج) مذکورہ مسجد پر پچھلے پانچ سالوں کے دوران تزئین و آرائش اور اخراجات کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مسجد مذکور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران مدات وار بجٹ اور اخراجات کی تفصیل بر نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پی پی۔144میں مزارات کی تفصیلات

*1977: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔143اور144لاہور میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں کل کتنا عملہ سرکاری طور پر کام کر رہا ہے؟

(ب) حضرت مادھولال حسینؒ کے مزار کا کل کتنا رقبہ ہے نیز یہ دربار کب قائم ہوا اور محکمہ اوقاف نے اسے کب اپنی تحویل میں لیا مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 میں پانچ عدد مزارات واقع ہیں جو محکمانہ تحویل میں ہیں اور ان مزارات پر سات عدد درجہ چہارم کے ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام مزار	عہدہ	تعداد عملہ
دربار حضرت ایشانؒ صاحب بیگم پورہ لاہور	نگران	1
دربار حضرت بلاول شاہؒ کوٹ خواجہ سعید لاہور	نگران	1
دربار حضرت مادھولال حسینؒ باغبانپورہ لاہور	نگران + مالی + خاکروب	3
دربار حضرت پیر عبدالغنیؒ باغبانپورہ لاہور	نگران	1
دربار حضرت گوہر شاہؒ محمود بوٹی لاہور	نگران	1

(ب) دربار حضرت مادھولال حسینؒ کا کل رقبہ 35 کنال 17 مرلے 117 مربع فٹ ہے۔ دربار شریف 1161 ہجری بمطابق سال 1740 میں قائم ہوا جو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر (514)3 مورخہ 1961-03-13 محکمانہ تحویل میں لیا۔

بہاولپور: محکمہ اوقاف کی مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2015: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کے تحت بہاولپور شہر میں کل کتنی مساجد ہیں؟

(ب) ان مساجد میں کتنے کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کام کر رہے ہیں، ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان مساجد میں سے اکثر کی عمارات کی حالت انتہائی خستہ ہے، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) ان مساجد کی ملکیتی کوئی اراضی و دکانیں ہیں اور ان سے کتنی کتنی آمدن ہوتی ہے پچھلے پانچ سالوں کی آمدن سے مساجد و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) ان مساجد کا پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی بار تزئین و آرائش و مرمت کا کام ہوا اور اس پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال و مساجد وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(و) ان مساجد کی تزئین و آرائش و مرمت کے کام کی نگرانی کن کن افسران و اہلکاران نے کی اور اس کام کی فائنل انسپکشن و چیکنگ کن افسران و اہلکاران نے کی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بہاولپور شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 9 مساجد ہیں جن کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان میں میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 9 مساجد ہیں تعینات عملہ کی تفصیل بر نشان (ب) ایوان میں میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ان میں سے اکثر مساجد انتہائی خستہ حال ہیں صرف دو مساجد (مسجد اقصیٰ اور مسجد کوچہ گل حسن) کی حالت درست نہ ہے کیونکہ ان مساجد کی عمارات قدیمی ہیں اور ان دو مساجد کی تعمیر نو کو اگلے مالی سال میں زیر غور لایا جائے گا۔

(د) جامع مسجد مولوی احمد یار والی کے نام وقف رقبہ 14 ایکڑ زرعی اراضی ہے اور ان مسجد کی آمدن و یونٹ کرایہ داری کی تفصیل بر نشان (ج) ایوان میں میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مساجد کی تعمیر و مرمت پر مبلغ۔/52,07,619 روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال 09۔2008	جامع مسجد بوستان عزیز۔/50,000 روپے (خصوصی مرمت مسجد)
سال 10۔2009	جامع مسجد الصادق۔/76,000 روپے (خصوصی مرمت فرش)
	جامع مسجد احمد یار والی۔/61,000 روپے (ری الیکٹریفکیشن)
سال 11۔2010	مسجد شیخ سعید والی۔/50,000 روپے (تنصیب آہنی گیٹ)
	جامع مسجد الصادق۔/46,04,719 روپے (بورنگ اور واٹر سپلائی، مرمت لیٹرین بلاک، تکمیل 3 عدد مینار، شیڈ، تنصیب ٹربائن و جنریٹر (KV-10)
سال 12۔2011	مسجد بوستان عزیز۔/38,000 روپے (سیور لائن بچھایا)
	جامع مسجد الصادق بہاولپور۔/14,000 روپے (خصوصی مرمت پانی کی پائپ لائن)
سال 13۔2012	جامع مسجد الصادق۔/85,500 روپے (خصوصی مرمت گراؤنڈ فلور چھت)
	مسجد احمد یار والی۔/97,800 روپے (فرش بندی مسجد صحن)
سال 14۔2013	جامع مسجد الصادق بہاولپور۔/1,30,600 روپے (مرمت لیٹرین بلاک)

(و) ان کاموں کی نگرانی اور چیکنگ کرنے والے افسران واہلکاران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	موجودہ تعیناتی
منظور احمد لغاری	ایکسیئن (گریڈ18)	ملتان
محمد ادریس عباسی	ایکسیئن (گریڈ18)	راولپنڈی
رفیق نورونو	سب ڈویژنل آفیسر (گریڈ17)	ملتان
محمد اجمل بھروانہ	سب ڈویژنل آفیسر (گریڈ17)	محکمہ چھوڑ چکے ہیں
ذوالفقار علی عباسی	سب انجینئر (گریڈ11)	بہاولپور

ضلع فیصل آباد: مزارات و مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2104: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کتنے مزارات اور مساجد ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ مزارات اور مساجد کی کوئی اراضی بھی ہے، اس اراضی میں سے کتنی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور سالانہ کتنی آمدن حکومت کو وصول ہو رہی ہے، علیحدہ علیحدہ ہر ایک مزارات اور مساجد کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) مذکورہ اراضی میں سے کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور جگہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) محکمہ کا ناجائز قابضین سے اراضی واگزار کروانے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو اب تک ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیلات بیان کی جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 23 مساجد اور 17 مزارات ہیں۔

(ب) جن مزارات اور مساجد کے ساتھ اراضی ملحقہ ہے ان کے پٹہ/ٹھیکہ سے ہونے والی سالانہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شار	نام مساجد/مزارات	اراضی تعدادی	آمدن سال 14-2013
1	جامع مسجد چک نمبر 273 رائے چک فیصل آباد	112 کنال 1 مرلہ	-/93,000 روپے
2	جامع مسجد حاجی محمد دین چک نمبر 125 گ ب جڑانوالہ	1314 کنال 13 مرلے	-/55,53,930 روپے ناجائز کاشتہ
3	جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی تاندلیانوالہ	778 کنال 1 مرلہ	-/7,05,680 روپے
4	جامع مسجد چک نمبر 452 گ ب رحمے شاہ تاندلیانوالہ	162 کنال 1 مرلہ	-/3,09,000 روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں کسی اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

مساجد کی رجسٹریشن کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2108:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیاوزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مساجد کی رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے اس وقت مساجد کی رجسٹریشن ہو رہی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے اور کتنے عرصہ سے رجسٹریشن کا عمل تعطل کا شکار ہے؟

(ب) ہاؤسنگ سکیموں میں وقف شدہ پلاٹ برائے مسجد کی الاٹمنٹ کا کیا طریق کار ہے۔کیا اس کے لئے کوئی کمیٹی بنائی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) مساجد کی رجسٹریشن کا معاملہ محکمہ ہذا سے متعلق نہ ہے تاہم اگر کوئی شخص یا ادارہ مسجد کی رجسٹریشن کروانا چاہے تو وہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت محکمہ صنعت حکومت پنجاب کے ضلعی دفاتر میں کروا سکتا ہے۔

(ب) ہاؤسنگ سکیموں میں وقف شدہ پلاٹ برائے مسجد کی الاٹمنٹ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ پنجاب کرتا ہے۔اس بابت تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام اور چاروں مسالک کے کوآرڈینیٹرز کی سفارشات کی روشنی میں بعد از مشاورت پالیسی مرتب کر دی گئی ہے۔ جو کہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور متعلقہ محکمہ جات کو مزید کارروائی کے لئے ارسال کی جا چکی ہے۔

قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے بنائے گئے لائحہ عمل کی تفصیلات

*2109:الحاج محمد الیاس چنیوٹی:کیاوزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مارچ2010 میں پنجاب اسمبلی میں قرار داد منظور کی گئی کہ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق محفوظ کرنے کے لئے حکومت لائحہ عمل طے کرے گی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو لائحہ عمل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) صوبائی اسمبلی پنجاب کی منظور کردہ قرار داد کی روشنی میں محکمہ ہذا نے وفاقی حکومت کی متعلقہ وزارت سے عملدرآمد کے لئے استدعا کی جس کے ضمن میں وزارت مذہبی امور حکومت

پاکستان نے محکمہ ہذا کو آگاہ کیا کہ معاملہ پارلیمنٹ میں زیر غور ہے اس ضمن میں مزید عملدرآمد مقننہ سے حتمی فیصلہ موصول ہونے کے بعد کیا جائے گا۔اس سلسلہ میں صوبائی اسمبلی پنجاب کو پہلے ہی مطلع کیا جا چکا ہے۔

(ب) اٹھارویں آئینی ترمیم کے تحت اختیارات صوبائی حکومتوں کو تفویض ہوئے۔ جس کے تحت پنجاب قرآن مجید (طباعت اور ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 صوبائی اسمبلی پنجاب سے منظور ہوا۔2004 کو معرض وجود میں آنے والے پنجاب قرآن بورڈ کو مذکورہ ایکٹ کے تحت قانونی حیثیت دی گئی۔ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ شہید اوراق کی بردگی کے لئے ڈویژنل سطح پر قرآن محلات کا قیام۔

2۔ پنجاب قرآن بورڈ کی جانب سے شہید و بوسیدہ اوراق کی ری سائیکلنگ کے لئے الف لام میم فاؤنڈیشن فیصل آباد سے ایک معاہدہ ہوا معاہدہ کے مطابق ری سائیکلنگ کا کام تسلسل سے جاری ہے۔

3۔ قرآن بورڈ کی جانب سے قرآن پاک کے شہید اور بوسیدہ اوراق کے لئے عوام الناس میں آگاہی بذریعہ اخباری تشہیر

4۔ قرآن پاک کے شہید اور بوسیدہ اوراق کی زمین بردگی کے لئے گرین ایکڑ ہاؤسنگ سوسائٹی، رائیونڈ لاہور میں چار عدد قرآن ویلز تعمیر کئے گئے ہیں۔ ہر کنویں کی گہرائی تقریباً 45 فٹ، گولائی 26 فٹ اور دیوار کی موٹائی 16 انچ ہے۔ ہر کنویں کا فرش آر سی سی کا بنا ہوا ہے جس میں اب تک بیس ہزار شہید اوراق کی بوریوں کی بردگی کی جا چکی ہے۔اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے حکومت پنجاب کا یہ منصوبہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے فقید المثال ہے۔

5۔ عوام الناس کی آگاہی کے لئے لاہور نہر کے دونوں اطراف مختلف مقامات پر کل 30 عدد سائن بورڈ نصب کئے گئے ہیں کہ وہ شہید اوراق کی تلفی کے لئے پنجاب قرآن بورڈ سے رابطہ کریں۔

6۔ شہید اور مقدس اوراق کو یکجا کرنے کے لئے پنجاب قرآن بورڈ نے لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں کل 40 عدد گرین بکسز نصب کئے ہیں۔

7۔ قرآن پاک کے شہید اوراق کی ری سائیکلنگ کے لئے کسان گھی ملز کے مالک میاں عبدالرشید، ممبر پنجاب قرآن بورڈ ایک جدید پلانٹ لگانے کا عندیہ دے چکے ہیں۔ جس کے لئے مقامی مشینری تیار ہے جبکہ بیرون ملک سے مشینری درآمد کی جانی ہے تاہم ری سائیکلڈ کاغذ کے استعمال کے لئے معیار مقرر کرنے کے لئے معاملہ مزید غور و خوض کے لئے قرآن بورڈ کی لیگل کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے

ضلع نارووال: مزارات و مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2241: جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کون کون سے مزارات اور مساجد ہیں ان کے نام نیز ان کی کتنی کتنی اراضی کس کس مقام پر ہے؟

(ب) مذکورہ اراضی میں سے کتنی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی اور اس سے سالانہ کتنی آمدن حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور اراضی کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا محکمہ ناجائز قابضین سے اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع نارووال میں زیر تحویل محکمہ اوقاف حکومت پنجاب مزارات اور ان کے نام اراضی اور یہ اراضی کس کس مقام پر واقع ہے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مزار و محل وقوع	زرعی اراضی کنال--مرلے	اراضی جس مقام/موضع پر واقع ہے
1	دربار حضرت پیر جماعت علی شاہ	کوئی اراضی نہ ہے	علی پور سیداں ضلع نارووال
2	دربار حضرت بابا بوہٹر شاہ	کوئی اراضی نہ ہے	مسلمانیاں ضلع نارووال
3	دربار حضرت عبدالسلام چشتی	کوئی اراضی نہ ہے	مسرور تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال
4	دربار حضرت قطب شاہ ولی	کوئی اراضی نہ ہے	شکر گڑھ ضلع نارووال
5	دربار حضرت موسیٰ	08--29	تن وڈے تحصیل و ضلع نارووال
6	دربار حضرت شاہ اللہ داد	16--54	جسہڑ تحصیل و ضلع نارووال
7	دربار حضرت موج دریا ولی	08--42	جسہڑ تحصیل و ضلع نارووال
8	دربار حضرت غریب شاہ	12-20	جسہڑ تحصیل و ضلع نارووال
9	دربار حضرت پیر نوگزہ	16--56	اوٹھیاں تحصیل و ضلع نارووال
10	دربار حضرت کرم شاہ ولی	05--78	بھولا باجوہ تحصیل ضلع نارووال
11	دربار حضرت فتح شاہ	10--04	ملک افغانان تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال
12	دربار حضرت لال غازی شہید	14--40	فتووال تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال
13	دربار حضرت امام علی شاہ (انڈیا)	04--268	ڈھالہ ڈھالی تحصیل و ضلع نارووال
14	دربار حضرت امام شاہ (انڈیا)	08--196	جمن چندووال تحصیل و ضلع نارووال
	کل اراضی	01--792	

مساجد: ضلع نارووال میں محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی تحویل میں صرف ایک مسجد جامع مسجد نور واقع شمال روڈ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال ہے جس سے ملحقہ کوئی زرعی اراضی نہ ہے۔

(ب) ان مزارات سے ملحقہ اراضی میں سے 721 کنال 19 مرلے بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دی گئی ہے اور اس سے محکمہ اوقاف کو سال 14-2013 کے لئے مبلغ-/12,59,373 روپے آمدن ہوئی۔

(ج) ضلع نارووال میں محکمہ کی کسی اراضی پر کسی شخص نے کوئی ناجائز قبضہ نہیں کیا ہوا۔

(د) ضلع نارووال میں محکمہ کی کسی اراضی پر کسی شخص نے کوئی ناجائز قبضہ نہیں کیا ہوا اس لئے واگزاری کا کوئی جواز نہ ہے۔

خانقاہ شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف کو محکمہ اوقاف کا اپنی تحویل میں نہ لینے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*2428: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خانقاہ شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف کو کن وجوہات کی بناء پر محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں نہ لیا ہے؟

(ب) کیا محکمہ اب اس خانقاہ اور اس سے منسلک کروڑوں روپے کے اوقاف کو اپنی تحویل میں لینے کو تیار ہے؟

(ج) خانقاہ اور ان کی اوقاف کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لینے کا کیا معیار مقرر کر رکھا ہے۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں کتنی خانقاہیں محکمہ کے پاس ہیں اور کن کن پر گدی نشین قابض ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) خانقاہ شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف پر کسی قسم کے کیش بکس وغیرہ نہ رکھے ہیں اور نہ ہی دربار شریف پر کسی قسم کا نقد نذرانہ آتا ہے اس طرح دربار شریف پر کسی قسم کی نقد آمدن بہت ہی معمولی ہے جو تھوڑی بہت آمدن ہے وہ دربار شریف پر کھڑے جھاڑو دار وغیرہ اپنے استعمال میں لے آتے ہیں جبکہ محکمہ اوقاف کے زیر تحویل آجانے سے محکمہ اوقاف کو نہ صرف ملازمین (نگران، خاکروب وغیرہ) کی تنخواہیں ادا کرنا پڑیں گی بلکہ ادائیگی بل بجلی، گیس وغیرہ کے علاوہ آمدہ زائرین کے لئے لنگر کا بھی انتظام کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ محکمہ اوقاف نے مذکورہ دربار شریف تاحال اپنی تحویل میں نہ لیا ہے۔

(ب) دربار شریف سے ملحقہ کوئی وقف جائیداد نہ ہے۔ بلکہ دربار شریف مذکور کے گدی نشین جناب خواجہ عطاء اللہ صاحب دربار شریف پر ہونے والے اخراجات مثلاً لنگر، دربار شریف کی تعمیر و مرمت اور تزئین و آرائش، اپنی گرہ سے برداشت کر رہے ہیں۔ اگر دربار شریف سے ملحقہ کوئی وقف جائیداد ہوتی تو محکمہ اوقاف اسے ضرور اپنی تحویل میں لیتا۔

(ج) کسی بھی خانقاہ کو زیر تحویل میں لینے کے لئے محکمہ اوقاف کا معیار حسب ذیل ہے۔

i۔ یہ کہ دربار / خانقاہ شریف سے ملحقہ کوئی وقف جائیداد ہو۔

ii۔ یہ کہ دربار شریف / خانقاہ شریف کی آمدن اس کے اخراجات سے زیادہ ہو۔

iii۔ یہ کہ دربار شریف کے گدی نشین حضرات دربار شریف کے معاملات صحیح طریقے سے نہ چلا رہے ہوں۔

صوبہ پنجاب میں کل مزارات کی تعداد کے حوالے سے محکمہ کے پاس کوئی اعداد و شمار نہ ہیں تاہم محکمہ کے زیر انتظام و انصرام 534مزارات ہیں اور ان پر کوئی گدی نشین قابض نہ ہے زون وار تفصیل برنشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: نئی انار کلی میں موجود حضرت میاں میرؒ کے مکان و دیگر پراپرٹی کی تفصیلات

*2519: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئی انار کلی لاہور میں حضرت میاں میرؒ کے مکان اور چلہ گاہ کا پراپرٹی نمبر S-64-R-138 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جگہ کو 1981 میں محکمہ اوقاف کے عملے کی ملی بھگت سے کسی دوسرے فرد کو الاٹ کر دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1985 کے پنجاب آرڈیننس نمبر 34-1985 کے تحت کسی بھی تاریخی اہمیت کی حامل عمارت کو نہ تو کسی کو الاٹ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی ہیت یا بنیادی سٹرکچر میں کسی قسم کی تبدیلی لائی جا سکتی ہے؟

(د) کیا حکومت محکمہ اوقاف، آثار قدیمہ اور میڈیا پر مشتمل کمیٹی بنا کر اس مکان و چلہ گاہ کی جگہ کی چھان بین اور کھدائی کروا کر اصل حقائق کو سامنے لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں نیز اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے جبکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ 19۔اپریل 1961 کو محکمانہ نوٹیفکیشن جاری ہوا۔ شیخ محمد جہانگیر نامی شخص نے محکمانہ نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا جس پر جناب ڈسٹرکٹ جج لاہور نے اپنے فیصلہ مورخہ 1970-04-16 کے تحت پراپرٹی مذکور کو غیر وقف قرار دے دیا۔ محکمہ اوقاف نے ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ مورخہ 1970-04-16 کے خلاف لاہور ہائیکورٹ لاہور میں FAO:NO 99/1970 دائر کی۔ جس کے فیصلہ کے خلاف محکمہ اوقاف نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں سول پٹیشن نمبر 1410/1980 کے تحت اپیل دائر کی سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے فیصلہ مورخہ 15۔نومبر 1980 کے تحت پراپرٹی مذکورہ وقف مقاصد کے زمرہ میں استعمال نہ ہونے کی وجہ سے غیر وقف قرار دے دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ مورخہ 1980-11-15 کی روشنی میں چلہ گاہ حضرت میاں میر کو محکمانہ تحویل میں لئے جانے کی بابت جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر 3(536)Auqaf/66 مورخہ 1980-12-24 واپس لے لیا اور پراپرٹی مذکورہ واگزار کر دی گئی چونکہ وقف جائیداد عدالتی فیصلہ جات کی روشنی میں واگزار کی گئی لہذا محکمہ اوقاف کے عملہ کی ملی بھگت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

(ج) محکمہ آثار قدیمہ سے متعلق ہے۔

(د) اگر حکومت اس حوالہ سے کوئی ہدایت دے گی تو محکمہ آثار قدیمہ سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔

قصور: دربار بابا بلھے شاہؒ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2555: **جناب محمد نعیم صفدر انصاری**: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دربار بابا بلھے شاہؒ قصور کی موجودہ تعمیر کب شروع ہوئی تھی، اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) آج تک اس پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا باقی ہے؟

(ج) اس پر کام کس وجہ سے رکا ہوا ہے؟

(د) حکومت کب تک اس پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار بابا بلھے شاہؒ قصور کی تعمیر نو سال 2003 میں شروع ہوئی تھی اس کا کل تخمینہ لاگت مبلغ ایک کروڑ ینتالیس لاکھ اڑتیس ہزار نو صد چھتیس روپے تھا تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔مسماری پرانا دربار شریف	-/1,24,684 روپے
2۔تعمیر نو دربار حضرت بابا بلھے شاہؒ بمعہ غلام گردش	-/89,31,622 روپے
3۔بجلی کا کام	-/4,67,839 روپے
4۔تعمیر (2عدد) داخلی گزرگاہیں	-/29,85,992 روپے
5۔تعمیر برآمدہ جات برائے زائرین	-/22,28,799 روپے

(ب) دربار کی تعمیر کا کام ماسوائے ایک داخلی راستے کے مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) منظور شدہ تخمینہ کے مطابق کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) دربار پر ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً کام کروائے جاتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے۔

لاہور: بادشاہی مسجد سے نعلین پاک چوری کی تفصیلات

*2625: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بادشاہی مسجد لاہور سے نعلین مبارک کب چوری ہوئے؟

(ب) مذکورہ چوری کا مقدمہ کس تھانے میں کب درج ہوا نیز یہ پرچہ کن افراد کے خلاف درج کیا گیا اور اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بادشاہی مسجد سے نعلین پاک کی چوری میں محکمہ اوقاف کے اپنے ملازمین ملوث پائے گئے ہیں اگر ہاں تو ان کے خلاف حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے، تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نعلین پاک کی چوری کے سلسلے میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی اس کمیٹی کے کون کون ممبران تھے نیز اس کمیٹی کے سربراہ کون تھے اور ان کو کیا کیا اختیارات حاصل تھے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بادشاہی مسجد سے نعلین مبارک مورخہ 31۔جولائی 2002 کو چوری ہوئے تھے۔

(ب) مذکورہ مقدمہ تھانہ ٹبی سٹی لاہور میں مورخہ 31۔جولائی 2002 میں نامعلوم افراد کے خلاف درج کروایا گیا اس مقدمہ میں کوئی گرفتاری نہ ہوئی ہے مگر اس مقدمہ کی از سر نو تفتیش کا حکم دے دیا گیا ہے، جونہی کوئی شخص گرفتار ہو گا اور یہ جرم اقرار کرے گا معزز ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

(ج) بادشاہی مسجد سے نعلین مبارک کی چوری میں محکمہ اوقاف کے ملازمین ملوث نہ پائے گئے تاہم غفلت اور لاپروائی کے مرتکب ہونے والے درج ذیل افسران /اہلکاران کو فوری طور پر ملازمت سے معطل کرتے ہوئے باقاعدہ انکوائری عمل میں لائی گئی برفلیگA-B ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

1۔ غلام صابر (مرحوم) اسسٹنٹ ڈائریکٹر /ایڈمنسٹریٹر بادشاہی مسجد لاہور
2۔ امان اللہ (مرحوم) سینئر کلرک بادشاہی مسجد لاہور
3۔ محمد فہیم صدیقی معاون استقبالیہ بادشاہی مسجد لاہور
4۔ حفیظ الرحمٰن محافظ تبرکات بادشاہی مسجد لاہور
5۔ محمد یعقوب چوکیدار بادشاہی مسجد لاہور
6۔ خالد محمود شیرازی چوکیدار بادشاہی مسجد لاہور
7۔ محمد اکبر نائب قاصد بادشاہی مسجد لاہور
8۔ محمد ارشد چوکیدار بادشاہی مسجد لاہور
9۔ جان محمد خادم تبرکات بادشاہی مسجد لاہور

بعد از انکوائری ذمہ داران کے خلاف جناب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف نے مسٹر غلام صابر (مرحوم) اسسٹنٹ ڈائریکٹر /ایڈمنسٹریٹر بادشاہی مسجد لاہور، حفیظ الرحمٰن محافظ تبرکات، محمد ارشد چوکیدار، محمد فہیم صدیقی معاون استقبالیہ اور قاری جان محمد خادم کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ امان اللہ (مرحوم) سینئر کلرک کو سخت تنبیہہ اور خالد محمود شیرازی چوکیدار کی دو سالانہ ترقیاں روکتے ہوئے ملازمت پر بحال کر دیا گیا۔

(د) جناب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب کے احکام نمبر ADA-II-20(718)A/2009 مورخہ 2002-08-01 کے تحت درج ذیل افسران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تفصیل پر فلیگ (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ جناب طاہر رضا بخاری ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف

2۔ جناب شیخ سراج دین ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اوقاف

3۔ چودھری محمد اقبال زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف داتا دربار لاہور۔

کمیٹی نے بعد از انکوائری اپنی رپورٹ / سفارشات پیش کرنا تھیں، کمیٹی کو ابتدائی تحقیقات کا اختیار حاصل تھا ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ پر عملدرآمد کرتے ہوئے از روئے لیٹر نمبر اے ڈی (اے)17(49)2002 مورخہ 21۔اگست 2002 باقاعدہ انکوائری کی گئی جس کے انکوائری آفیسر جناب قدر اللہ طارق ڈائریکٹر اسٹیٹ تھے۔ جن کو پنجاب برخاستگی ملازمت (سپیشل پاورز) آرڈیننس 2000 و ترمیمی آرڈیننس 2001 کی دفعہ 5 کی ذیلی ضمن 2 اور ترمیمی آرڈیننس 2002 کے تحت اختیارات حاصل تھے۔ تفصیل فلیگ (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس انکوائری کے نتیجے میں جز (ج) میں بیان کردہ ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

لاہور: داتا دربار پر رکھے گئے بکس برائے چندہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2926: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داتا دربار لاہور پر کتنے بکس برائے چندہ رکھے گئے ہیں؟

(ب) ان بکس کو کتنے عرصہ کے بعد کون کون کھولتا ہے؟

(ج) ان بکس سے حکومت کو اندازاً کتنی آمدن ماہانہ ہوتی ہے؟

(د) ان بکس کے علاوہ اور کس کس قسم کی اشیاء و دیگر سامان زائرین و عقیدت مند یہاں پر دیتے ہیں؟

(ہ) یہ اشیاء کون کون وصول کرتا ہے اور ان کے لئے کہاں کہاں سنٹر بنائے گئے ہیں؟

(و) ان سنٹرز پر کتنے ملازم کس کس عہدہ کے تعینات ہیں؟

(ز) اس مزار پر جو افراد جانور وغیرہ دیتے ہیں وہ کہاں جاتے ہیں؟

(ح) کیا حکومت کے پاس اس کا باقاعدہ ریکارڈ ہے تو اس کا ریکارڈ پچھلے دو سال کا ایوان میں پیش کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ میں چلہ گاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے علاوہ 40 عدد کیش بکسز برائے نذرانہ زائرین رکھے گئے ہیں۔

(ب) داتا دربار میں رکھے گئے کیش بکسز کی کشائی ہفتہ میں دو مرتبہ بروز پیر اور بدھ، بموجودگی نمائندہ نیشنل بنک، نمائندہ صدر دفتر اوقاف، زونل خطیب لاہور زون، خطیب مسجد داتاؒ دربار، مینجر اوقاف داتاؒ دربار اور زونل ناظم داتاؒ دربار کی نگرانی میں کھولے جاتے ہیں۔

(ج) ان بکسز سے اندازاً ماہانہ آمدن -/1,50,00,000 روپے تک ہوتی ہے۔

(د) ان کیش بکسز کے علاوہ زائرین کی جانب سے خشک راشن آٹا، چاول اور گندم وغیرہ بااخذ رسید وصول کیا جاتا ہے۔

(ہ) یہ اشیاء لنگر خانہ داتا دربار میں لنگر سپروائزر بااخذ رسید وصول کرتا ہے۔

(و) لنگر خانہ داتا دربار میں 2 لنگر سپروائزر (سکیل نمبر 5)، آٹھ آٹھ گھنٹے کی دو شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

(ز) مزار داتا دربار پر نذرانہ کی شکل میں آنے والے زندہ جانوروں کا باقاعدہ مالی سال کے لئے فی کلو گرام کے حساب سے نیلام عام کیا جاتا ہے اور اس مد سے حاصل ہونے والی متفرق آمدن سنٹرل اوقاف فنڈز میں جمع کروادی جاتی ہے۔

(ح) گزشتہ دو سالوں کا ریکارڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ اوقاف کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2935: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم حکومت کی طرف سے ان کو ملی تھی، تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) ان دفاتر میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(ہ) ان دفاتر نے سال12-2011اور13-2012کے دوران کتنی رقم کس کس مزار کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کا ایک ہی دفتر ڈسٹرکٹ مینجر اوقاف بر دربار حضرت محمد پناہ کمیر چک نمبر 120/9L میں واقع ہے۔

(ب) دفتر مینجر اوقاف ساہیوال سرکل ساہیوال ایٹ کمیر کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال12-2011	833180روپے
سال13-2012	795850روپے

(ج) حکومت کی طرف سے دفتر مینجر اوقاف سرکل ساہیوال کو کسی قسم کی کوئی رقم نہ ملی ہے۔

(د) دفتر مینجر اوقاف سرکل ساہیوال ایٹ کمیر میں کوئی گاڑی نہ ہے البتہ ایک عدد ہنڈا125 موٹر بائیک ہے۔

(ہ) دفتر مینجر اوقاف ساہیوال ایٹ کمیر کو سرکل ساہیوال کے مزارات پر تعمیر و مرمت کے لئے کسی قسم کی کوئی رقم نہ دی گئی ہے البتہ صدر دفتر اوقاف لاہور کی سطح پر دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیر کے صحن کی جزوی فرش بندی و توسیع چاردیواری کے لئے سال12-2011میں مبلغ-/15,31,766روپے خرچ کئے گئے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ اوقاف کی زرعی اراضی ودیگر تفصیلات

*2936: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زرعی اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) محکمہ اوقاف کی اس ضلع کی آمدن کی تفصیل سال12-2011اور13-2012بتائیں نیز یہ آمدن کس کس جگہ سے ہوئی ہے زرعی اراضی سے آمدن کی تفصیل علیحدہ بتائیں؟

(ج) محکمہ کی زرعی اراضی و کمرشل اراضی پر کہاں کہاں ناجائز قابضین ہیں اور ان کے زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) محکمہ کی اراضی ٹھیکہ پر کون دیتا ہے، اس کا طریق کار کیا ہے اور یہ کتنے سال کے لئے دی جاتی ہے؟

وزیراوقاف(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں وقف پراپرٹیز سے ملحقہ کل زرعی اراضی 117ایکڑ5کنال 11مرلے ہے کی تفصیل گوشوارہ(الف)ایوان میں میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کی وقف املاک سے مذکورہ دو سال کی آمدن مدوار تفصیل ذیل ہے۔

عرصہ	کرایہ	زرپٹہ	کیش بکس	متفرق	میزان
2011-12	3870043/-	1582480/-	8939799/-	1159007/-	15551329/-
2012-13	4649185/-	1844097/-	10026420/-	1085250/-	17604952/-

(ج) محکمہ اوقاف کی کمرشل اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے زرعی اراضی پر ناجائز قابضین کا تفصیلی گوشوارہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) محکمہ اوقاف کی زیر تحویل اراضیات کا پٹہ ہر سال حسب ضابطہ وممبران نیلام کمیٹی کے زیر نگرانی قومی اخبار اشتہار، مقامی اشتہار و مشتہری منادی کے بعد نیلام کیا جاتا ہے۔ شیڈول نیلام سے ضلعی انتظامیہ علاقہ کے لمبرداران وغیرہ کو بھی نیلام پٹہ جات کی بابت مطلع کیا جاتا ہے۔اراضی کا پٹہ ایک سال کے لئے نیلام کیا جاتا ہے محکمانہ پالیسی کے مطابق ایک سال نیلام کے بعد اگلے دو سال سابقہ سال کے زرپٹہ پر بااضافہ 20فیصد اور مزید اگلے دو سال10فیصد کے ساتھ توسیع زرپٹہ بھی پٹہ دار حاصل کر سکتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ اوقاف کی کمرشل وزرعی اراضی و دیگر تفصیلات

*3122: میاں طاہر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر اور فیصل آباد تحصیل کی حدود میں محکمہ کی اراضی کمرشل وزرعی اور دکانیں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے،ان کے نام، ولدیت،پتاجات اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) کتنی دکانوں پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ) حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی اور دکانیں خالی کروانے اور ان کو اوپن مارکیٹ میں نیلام کرنے یا پٹہ / ٹھیکہ یا لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) فیصل آباد شہر اور فیصل آباد تحصیل کی حدود میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل زرعی اراضی 437 کنال 2 مرلے ہے جبکہ کل کمرشل یونٹس (دکانات) 402 ہیں تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی اراضی سے سال 14۔2013 کے دوران مبلغ۔/17,43,600 روپے کی آمدن ہوئی جبکہ کمرشل یونٹس سے کرایہ داری کی مد میں مبلغ۔/84,04,995 روپے آمدن ہوئی۔

(ج) تحصیل و شہر فیصل آباد کی کسی وقف اراضی پر کسی فرد کا قبضہ نہ ہے۔

(د) تحصیل و شہر فیصل آباد کی کسی وقف دکان پر کسی فرد کا قبضہ نہ ہے۔

(ہ) چونکہ تحصیل و شہر فیصل آباد کی کسی وقف اراضی دکان پر کسی فرد کا کوئی قبضہ نہ ہے بدیں وجہ اوپن مارکیٹ میں نیلامی کا جواز نہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔68 میں محکمہ کے دربار / مساجد و پراپرٹی کی تفصیل

*3382: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد کے حلقہ پی پی۔68 میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے نیز کتنے دربار / مساجد اس حلقہ میں محکمہ کے زیر انتظام چل رہے ہیں، سال 13۔2012 میں ان کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی کمرشل پراپرٹی کی تفصیل، اس کی سال 13۔2012 کی ماہانہ و سالانہ آمدن کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی پراپرٹی کے کرایہ جات کی تفصیل نیز کرایہ طے کرنے کے لئے کن اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حلقہ پی پی۔68 میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کوئی وقف زرعی اراضی نہ ہے جبکہ 2 عدد مساجد اور چار عدد مزارات زیر تحویل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام مزارات	نام مساجد
دربار حضرت امام جلویؒ جڑانوالہ روڈ	جامع مسجد حنفیہ غازی آباد ستیانہ روڈ
دربار حضرت بابا فریاد جڑانوالہ روڈ	جامع مسجد جھال خانوآنہ فیصل آباد

دربار حضرت پھاٹک شاہ نشاط آباد
دربار حضرت جھے شاہ گٹی غربی

سال13۔2012میں ان مساجد سے مبلغ۔/572804روپے جبکہ مزارات سے مبلغ ۔/386034روپے کی آمدن ہوئی۔اس طرح کل مبلغ۔/958838روپے آمدن حاصل ہوئی جبکہ سال13۔2012کے دوران مبلغ۔/1095612روپے اخراجات ہوئے۔

(ب) حلقہ نمبر68میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل6عدد یونٹس کرایہ داری ملحقہ دربار حضرت پھاٹک شاہ نشاط آباد اور15عدد یونٹس کرایہ داری ملحقہ مسجد حنفیہ غازی آباد جبکہ 2عدد یونٹس کرایہ داری ملحقہ مسجد جھال خانوآنہ ہیں سال13۔2012میں ان یونٹس سے محکمہ کو کل ۔/6,23,070روپے آمدن حاصل ہوئی۔

(ج) محکمہ اوقاف جب کسی کمرشل پراپرٹی کو اپنی تحویل میں لیتا ہے اس سے قبل اس کا سروے ہوتا ہے اور بوقت سروے کرایہ داری یونٹس کے کرایہ داران سے معلوم کیا جاتا ہے کہ جو کرایہ وہ ادا کر رہے ہیں اس کی روشنی میں مارکیٹ ریٹ کے پیش نظر رکھتے ہوئے کرایہ تشخیص کیا جاتا ہے۔ مابعد پنجاب وقف پراپرٹی ایڈمنسٹریشن رولز 2002کی دفعہ P-7(111)(g)کے تحت ہر تین سال بعد کرایہ میں25فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ اوقاف کی پراپرٹی، مساجد و مزارات اور آمدن کی تفصیل

*3383: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے نیز کتنے دربار و مساجد محکمہ کے زیر انتظام چل رہے ہیں، سال13۔2012میں ان کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ب) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی کمرشل پراپرٹی کی تفصیل،اس کی سال13۔2012کی ماہانہ و سالانہ آمدن کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ج) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی پراپرٹی کے کرایہ جات کی تفصیل نیز کرایہ طے کرنے کے لئے کن اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی 2574کنال 2مرلے وقف اراضی ہے جبکہ 17دربار اور 23عدد مساجد محکمہ اوقاف کے زیر انتظام چل رہی ہیں۔ سال13۔2012میں ان مساجد و مزارات اور پٹہ جات سے ہونے والی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آمدن مساجد

کرایہ	کیش بکس	زرپٹہ	حفاظت پاپوش	گلی فروشی	متفرق	کل آمدن
-/84,28,452	-/11,22,144	-/3,09,000	NIL	NIL	NIL	-/88,49,596

آمدن اخراجات

کرایہ	کیش بکس	زرپٹہ	حفاظت پاپوش	گلی فروشی	متفرق	کل آمدن
-/56584	-/11605813	-/705680	-/1173024	-/830513	-/1295708	-/15667322

اخراجات سال13۔2012میں ضلع فیصل آباد میں مساجد زیر تحویل محکمہ اوقاف پر مبلغ -/9774990روپے جبکہ مزارات پر مبلغ -/4952674روپے اخراجات آئے۔

(ب) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی کمرشل پراپرٹی کی تفصیل ان کی سال13۔2012کی ماہانہ و سالانہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام کمرشل پراپرٹیز	تعداد یونٹس	ماہانہ آمدن	سالانہ آمدن
1	مسجد جھال خانوآنہ	2	-/7030	-/84360
2	مسجد گجر بستی	2	-/5963	-/71556
3	مسجد اسلام پورہ دھوبی گھاٹ	14	-/25451	-/305412
4	مسجد امینیہ امین آباد	5	-/8655	-/103860
5	مسجد گول کریانہ	14	-/51183	-/614196
6	مسجد تحصیل والی	28	-/63281	-/759372
7	مسجد نور طارق آباد	2	-/2970	-/35640
8	مسجد حنفیہ غازی آباد	15	-/36606	-/439272
9	مسجد کلاں کچہری بازار	165	-/356405	-/4276860
10	مسجد نئی غلہ منڈی فیصل آباد	14	-/11786	-/141432
11	عیدگاہ ماڈل ٹاؤن بی فیصل آباد	37	-/40940	-/491280
12	دربار پھاٹک شاہ نشاط آباد	6	-/6303	-/75636
13	مسجد مدنی سمن آباد	64	-/121213	-/1254556
14	مسجد قاسم بازار سمندری	9	-/15443	-/185316
15	دربار سائیں اللہ رکھا	14	-/40414	-/484968
16	مسجد رحمانیہ سرگودھا روڈ	23	-/45300	-/453600
17	مسجد رحمے شاہ چک نمبر452 تاندلیانوالہ	04	-/1765	-/21180
	میزان		-/840708	-/1,00,88,496

(ج) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی پراپرٹی کے کرایہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ کرایہ طے کرنے کے لئے جن اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے وہ اس طرح ہے کہ محکمہ اوقاف جب کسی پراپرٹی کو تحویل میں لیتا ہے تو اس سے قبل بوقت سروے کرایہ داری یونٹس پر موجود کرایہ داران سے کرایہ کی بابت معلوم کیا جاتا ہے اور اس کی روشنی میں مارکیٹ ریٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرایہ تشخیص کیا جاتا ہے۔مابعد پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کی دفعہ 7۔P(iii)(g) کے تحت ہر تین سال بعد کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام پراپرٹیز	تفصیل کرایہ جات ماہانہ
1	مسجد جھال خانوآنہ	7030/۔
2	مسجد گجر بستی	5963/۔
3	مسجد اسلام پورہ دھوبی گھاٹ	25451/۔
4	مسجد امینیہ امین آباد	8655/۔
5	مسجد گول کریانہ	51183/۔
6	مسجد تحصیل والی	63281/۔
7	مسجد نور طارق آباد	2970/۔
8	مسجد حنفیہ غازی آباد	36606/۔
9	مسجد کلاں کچہری بازار	356405/۔
10	مسجد نئی غلہ منڈی فیصل آباد	11786/۔
11	عید گاہ ماڈل ٹاؤن بی فیصل آباد	40940/۔
12	دربار پھاٹک شاہ نشاط آباد	6303/۔
13	مسجد مدنی سمن آباد	121213/۔
14	مسجد قاسم بازار سمندری	15443/۔
15	مسجد حاجی محمد دین چک نمبر 125 جڑانوالہ	40414/۔
16	دربار سائیں اللہ رکھا فیصل آباد	45300/۔
17	مسجد رحمانیہ سرگودھا روڈ	1765/۔
18	مسجد چک نمبر 452 رحمے شاہ	1765/۔
	میزان	841721/۔

ضلع میانوالی میں محکمہ کے زیر انتظام مزارات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3389: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے مزارات محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں؟

(ب) ان مزارات سے کتنی آمدن ہوتی ہے، مزار وار تفصیل سال 13-2012 کی بتائی جائے؟

(ج) محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں مزارات کی مرمت پر سال 13۔2012کے دوران ہونے والے اخراجات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع میانوالی میں پانچ مزارات محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ دربار حضرت حافظ محمد عظیم موضع کلری
2۔ دربار حضرت ماڑی والی سرکارؒ موضلع کلری
3۔ دربار حضرت سلطان زکریؒا میانوالی
4۔ دربار حضرت حاجی مخدومؒ
5۔ دربار حضرت محمد نور محمد ٹھنجیرہ(دربار شریف بوجہ سکیورٹی صورتحال تاحکم ثانی بند ہے)

(ب) میانوالی میں محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول مزارات کی کل آمدن مبلغ۔/18,61,911روپے برائے سال13۔2012ہوئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔دربار حضرت حافظ محمد عظیم موضع کلری	مبلغ۔/8,93,900روپے	دربار ٹھیکہ پر ہے
2۔دربار حضرت ماڑی والی سرکارؒ موضلع کلری	مبلغ۔/3,38,900روپے	دربار ٹھیکہ پر ہے۔
3۔دربار حضرت سلطان زکریؒا میانوالی	مبلغ۔/6,29,111روپے	
4۔دربار حضرت حاجی مخدوم	کوئی آمدن نہ ہے	
5۔دربار حضرت محمد نور محمد ٹھنجیرہ	تاحکم ثانی بوجہ سکیورٹی خدشات دربار شریف کو بند کر دیا گیا ہے۔	

(ج) سال 13۔2012میں ضلع میانوالی میں واقع مزارات کی مرمت پر کوئی اخراجات نہیں ہوئے۔

ضلع میانوالی میں محکمہ اوقاف کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3392: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ اوقاف کی ملکیتی کتنی اراضی ہے اور وہ کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر ناجائز قبضہ ہے، ناجائز قابضین کے نام اور ان میں سے ہر ایک کے قبضہ میں زمین کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) کتنی اراضی لیز پر کن کن افراد کے پاس ہے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل 326 کنال 18 مرلے زرعی اراضی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ وقف اراضی امیر علی شاہ موضع روکھڑی 202 کنال 18 مرلے
(قابل کاشتہ 60 کنال 13 مرلے باقی 142 کنال 5 مرلے پر قبرستان ہے)
2۔ وقف اراضی ٹوبہ شاہ عالم بھریوں والا 65 کنال
3۔ وقف اراضی فقیر اللہ پپلاں 59 کنال

(ب) وقف اراضی فقیر اللہ پپلاں میں تقریباً 22 کنال پر مسمی بشیر احمد ولد غلام محمد سکنہ چاہ سرور خیلا نوالی ناجائز قابض ہے جس کے خلاف معاملہ زیر کارروائی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں 326 کنال 18 مرلے اراضی سالانہ پٹہ پر نیلام شدہ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ وقف اراضی امیر علی شاہ موضع روکھڑی 202 کنال 18 مرلے بعوض مبلغ/15,389 روپے محمد ثناء اللہ خان
(قابل کاشتہ 60 کنال 13 مرلے باقی 142 کنال 5 مرلے پر قبرستان ہے)
2۔ وقف اراضی ٹوبہ شاہ عالم بھریوں والا 65 کنال بعوض مبلغ/1,07,332 روپے خان امیر خان
3۔ وقف اراضی فقیر اللہ پپلاں 59 کنال عوض مبلغ/1,15,200 روپے احمد خان

لاہور: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3420: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کتنے مزارات ہیں؟

(ب) ان مزارات کے نام کتنی زمین اور دکانیں ہیں؟

(ج) ان مزارات کی سال 13-2012 کی کل سالانہ آمدن کتنی ہے اور خرچ کتنا ہے؟

(د) کیا حکومت ان مزارات کے ساتھ تعلیمی ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کل 77 مزارات ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے ملحقہ 211عدد دکانات ہیں اور کل رقبہ 4130کنال6مرلے ہے۔ تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان مزارات سے سال13۔2012میں کل۔/7,20,31,134روپے آمدنی ہوئی جبکہ سال 13۔2012میں مبلغ2,50,26,960روپے خرچ کئے گئے۔

(د) ان مزارات میں سے اکثر مزارات پر پہلے ہی سے درس وتدریس کا کام جاری ہے اور اس کو مزید بڑھانے اور بہتر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔مثلاً محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام دستکاری سکول ، مدرسہ ہجویریہ داتا دربار، مرکز معارف اولیاء ، ایوان صوفیاء شاہ چراغ، دستکاری سکول میاں میرؒ، سکول لجنتہ الفلاح ٹاؤن شپ، علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد جہاں سے مختلف مکتبہ فکر کے علماء تربیت پارہے ہیں۔

لاہور اور ملتان ڈویژن میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں درباروں اور منسلکہ پراپرٹی کی تفصیلات

*3458: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور اور ملتان ڈویژن میں کون کون سے دربار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ہر دربار کے ساتھ کتنی زرعی، کمرشل اراضی اور دکانیں ہیں؟

(ب) یہ اراضی اور دکانیں کرائے پر دینے کا کیا طریق کار ہے نیزاس وقت سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے اور اس کا کیا مصرف ہے؟

(ج) کیا محکمہ اوقاف اس ساری جائیداد کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جائیداد کو خُورد بُرد ہونے سے بچایا جاسکے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) لاہور ڈویژن میں 117مزارات محکمانہ تحویل میں ہیں۔ان مزارات سے ملحقہ12815 کنال6مرلے زرعی،123کنال9مرلے کمرشل رقبہ اور 270دکانات ہیں۔ تفصیل (الف وب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے ملحقہ زرعی اراضی محکمہ سالانہ پٹہ پر نیلام عام کے ذریعہ زرپٹہ پر دیتا ہے اور دکانات کو گڈول کی بنیاد پر ماہانہ کرایہ داری پر بذریعہ نیلام عام کرتا ہے۔ان مزارات سے سال 2013-14 میں مبلغ۔/7,20,31,134روپے آمدن ہوئی اور یہ آمدن مزارات کی تعمیر ومرمت، تنخواہ عملہ، ادائیگی بل بجلی وپانی، عرس اخراجات اور زائرین کو سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف جملہ وقف املاک کا ریکارڈ اربن یونٹ کے ذریعہ کمپیوٹرائز کر رہا ہے اور آئندہ ایک سال تک تمام ریکارڈ کمپیوٹرائز کر لیا جائے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی سے اس دن جو میں نے ایک سوال پر point raise کیا تھا تو آج ایڈیشنل سیکرٹری فوڈ اور کین کمشنر صاحب کے سپرنٹنڈنٹ آئے تھے اور میں نے تمام جو باتیں یہاں on the floor of the House بتائی تھیں ان تمام کو انہوں نے admit کیا ہے۔ حکومت کی اتنی نااہلی، معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آج مجھ سے آپ کے چیمبر میں یہ admit کیا ہے کہ ہمارے تمام جوابات غلط تھے۔ میں نے یہ بھی کہا ہے آج کی میٹنگ میں انہوں نے اگلے منگل کے دن تک کا وقت لیا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے نہیں بتانا بلکہ on the floor of the House آپ نے آکر جواب دینا ہے کہ جو 14 کروڑ روپے کی بات ہوئی تھی، جو ہمارے ضلع لیہ کو شوگر کین سیس میں فنڈ ریلیز کیا ہے لیکن وہ ابھی تک فنڈ ریلیز نہیں ہوا۔ اب 2010 میں ہمارے پاس دریائے سندھ میں سیلاب آیا تھا اور اس وقت سے لے کر آج 2014 ختم ہونے کو ہے۔ چار سالوں میں ضلع لیہ میں جتنی بربادی roads network کی ہوئی تھی، ان کا اب تک کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جب یہ سرمایہ دار شوگر ملز مالکان ہم غریب کاشتکاروں سے ایک روپیہ فی من کاٹتے ہیں تو ہمارا پیسا اگر ہم پر خرچ نہ ہو تو بڑے افسوس سے عرض کر رہا ہوں کہ چار سالوں میں یہ تو میں اپنے ضلع لیہ کے حوالے سے کر رہا ہوں، اگر اسی طرح جنوبی پنجاب کی بات کروں تو یہاں ایک دفعہ کوئی پراجیکٹ announce ہوتا ہے چاہے وہ میٹرو بس ہو، انڈر پاس ہو۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جب پارلیمانی سیکرٹری صاحب آجائیں گے تو اس پر منگل کو بات کر لیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ میں آج جا رہا ہوں اور منگل کو اس پر تفصیلی جواب دوں گا اور اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ منگل تک pending ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ خدارا کین کمشنر صاحب کو آپ رولنگ دیں یا کچھ کریں کہ ضلع لیّہ کا 14 کروڑ روپے کا جو فنڈ، میرے سوال کے جواب میں دیا تھا کہ کرشنگ سیزن ختم ہونے کے بعد ہم فنڈز لگائیں گے۔ پچھلے سیزن میں ان روڈز پر چار اموات ہوئیں۔ ابھی میں نے ان سے بات کی کہ اللہ نہ کرے کہ دو تین لوگوں کی اموات ہو جائیں تو پھر آپ پیسا لگائیں گے ؟ کرشنگ سیزن میں ابھی بھی تقریباً ڈیڑھ دو ماہ باقی ہیں تو خدارا کم از کم یہ فنڈز ریلیز کروا دیں تاکہ وہاں شوگر کین کے روڈز پر کام ہو سکے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! انہیں آنے دیں اور ان سے جواب لے کر ہی بات کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج تو انہوں نے نہیں آنا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 14/941 ہے۔

پنجاب کی ضلعی حکومتیں قبرستانوں کی بحالی و تعمیر کی سکیمیں مقررہ وقت میں مکمل کرنے میں ناکام

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 12۔ جولائی 2014 کی خبر کے مطابق پنجاب کی ضلعی حکومتیں مقررہ وقت پر قبرستانوں کی بحالی و تعمیر کی سکیمیں مکمل نہیں کر سکیں۔ اس

حوالے سے محکمہ بلدیات نے کمشنرز سے مالی سال کے اختتام تک کی پراگراس رپورٹ حاصل کر لی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مالی سال 14-2013 کے لئے جاری کردہ ایک ارب روپے کے فنڈز میں سے 72 کروڑ 87 لاکھ روپے استعمال ہو سکے۔ چیف سیکرٹری کی جانب سے ضلعی حکومتوں کو 15۔ جون تک سکیمیں مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی تاہم 30۔ جون تک کی رپورٹ کے مطابق لاہور سمیت بیشتر ضلعی حکومتوں کی جانب سے قبرستانوں کی سکیموں پر تا حال کام جاری ہے۔ صرف 13 ضلعی حکومتیں اہداف مکمل کر سکیں۔ ضلعی حکومتیں مقررہ ہدف کے 15 یوم بعد بھی قبرستانوں کی سکیمیں مکمل کروا سکیں اور نہ ہی فنڈز استعمال کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ ساہیوال ڈویژن کی کارکردگی سو فیصد رہی۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی طرف سے گزشتہ مالی سال کے اختتام پر 9 کروڑ 30 لاکھ 24 ہزار روپے کے قبرستانوں کے لئے جاری کردہ فنڈز میں سے صرف پانچ کروڑ 16 لاکھ 39 ہزار روپے خرچ ہو سکے۔ اس حوالے سے پراگراس 56 فیصد رہی۔ سرگودھا اور بہاولپور کی ضلعی حکومتوں کی پراگراس محض 15 فیصد جبکہ حافظ آباد، میانوالی، مظفر گڑھ اور راولپنڈی میں بھی 50 فیصد سے کم فنڈز خرچ ہو سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی کاوش سے قبرستانوں کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے ایک ارب روپے کے فنڈز مورخہ 26۔مارچ 2014 کو تمام ضلعی حکومتوں کے اکاؤنٹ میں آبادی کے تناسب سے محکمہ لوکل گورنمنٹ ڈویژنل کمشنر اور متعلقہ ڈی سی او کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ قبرستانوں کے معیاری کاموں کو یقینی بنائیں اور تمام سکیمیں مالی سال 14-2013 کے اختتام تک مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ فنڈز کی منتقلی کے بعد ضلعی حکومتوں نے متعلقہ مقامی نمائندوں کی مشاورت سے قبرستانوں کی صورتحال بہتر بنانے کے لئے سکیموں کی نشاندہی کی، ٹینڈر کا عمل مکمل کیا اور ورک آرڈر جاری کئے گئے ہیں۔ تقریباً اپریل کے اختتام پر اس کا کام شروع ہوا تاہم متعلقہ کمشنر اور ڈی سی او صاحبان نے ذاتی دلچسپی سے کام مکمل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ جولائی 2013 تک تقریباً 796.693 ملین روپے خرچ ہو چکے تھے اور تقریباً تمام سکیمیں مکمل ہونے کے مراحل میں تھیں۔ اب نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے اور پچھلے مالی سال کی تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! خود پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ سکیمیں مکمل نہیں ہو سکیں لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کرنے کے لئے رکھا جائے کیونکہ انہوں نے خود تسلیم کیا ہے اور میرے اس مؤقف کی نفی نہیں کی جا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں شاید سمجھا نہیں سکا 14-2013 کی جو سکیمیں تھیں وہ مکمل ہو چکی ہیں اب تو نئے سال کی سکیمیں شروع ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942 بھی چیمہ صاحب آپ کی ہے۔ آپ اس کو پڑھیں۔

صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت دینے سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 12- جولائی 2014 کی خبر کے مطابق معاملہ یہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت کے گرد قائم ٹائروں سے تیل نکالنے والے 60 کارخانوں کو ماحولیاتی آلودگی پھیلانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی۔ مختلف عدالتوں میں زیر التواء کیسز اور محکمہ تحفظ ماحول کی سستی سے عوام کا جینا محال ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق شہر کے گرد قائم پرانے ٹائروں سے تیل نکالنے والے پائرولائسز پلانٹ بے پناہ آلودگی پیدا کر رہے ہیں۔ تیل نکالنے کے دوران خطرناک گیسیں اور دھواں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کر رہا ہے جس سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول ابھی تک صرف ایک پلانٹ تنویر پائرولائسز کو سیل کرنے میں کامیاب ہوا ہے جبکہ 59 پلانٹس بدستور کام کر رہے ہیں۔ سیل ہونے والے پلانٹ کے مالکان نے ماحولیاتی آرڈرز کے خلاف سٹے آرڈر لیا ہوا تھا لیکن ضلعی انتظامیہ نے اس کو سیل کر دیا تھا۔ ٹربیونل نے اسے دوبارہ کھولنے کا حکم دیا۔ تاہم ہائیکورٹ کے حکم پر دوبارہ سیل کر دیا گیا۔ صرف ایک پلانٹ کو سیل کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جب تک بقایا 59 پلانٹس کو بھی سیل نہ کیا جائے۔ محکمہ تحفظ ماحول ان کے بارے میں پالیسی واضح کرنے میں ناکام ہو چکا

ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اسی موضوع پر شیخ علاؤالدین صاحب کی ایک تحریک التوائے کار pending ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اس کے ساتھ ہی رکھیں پھر ان کو مکمل لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 944 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 953 بھی سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 956 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 957 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 960 ڈاکٹر مراد راس صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 961 میاں محمود الرشید، جناب احمد خان بھچر اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا تینوں کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 965 چودھری عامر سلطان چیمہ آپ کی ہے آپ نے یہ ابھی پڑھ لی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر: میں اس تحریک التوائے کار کو withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محرک نے یہ تحریک التوائے کار withdraw کر لی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 976 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 979 سردار شہاب الدین خان، خواجہ محمد نظام المحمود دونوں میں سے جو صاحب پڑھنا چاہیں وہ پڑھ دیں۔

تھل لیّہ کے موضع علیانی میں تعمیر شدہ بند توڑنے سے لوگوں کو محفوظ مقام پر پہنچانے میں مشکلات کا سامنا

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے تھل" لیّہ مورخہ 8۔ جولائی 2014 کی خبر کے مطابق ضلع لیّہ موضع علیانی میں علیانی والا بند کو توڑنے کی کوشش غلط ہے۔ تقریباً پانچ مواضعات موضع سہو والا کچا اور پکا، موضع نورے والا، موضع جھوک حسن خان اور موضع علیانی کے لئے یہ واحد محفوظ شہر تک زمینی راستہ ہے جو سیلاب کی صورت میں لوگوں کو محفوظ مقام تک پہنچنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ وہاں پر مستقل پل بنانے کی بجائے انتظامیہ لوگوں کا اپنی مدد آپ کے تحت بنایا گیا راستہ بھی ختم کر دیتی ہے۔ اس خبر سے پورے ضلع لیّہ کی عوام میں شدید غم وغصہ اور تشویش پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں موضع سہو والا میں مقصود چوک والا عارضی پل بھی دریا برد ہو چکا ہے اور لوگوں کا محفوظ مقام کی طرف منتقل ہونا بھی انتہائی مشکل ہے جس کے نہ بننے سے لوگوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جواب موصول ہو چکا ہے۔ تحریک التواء ہذا کے ضمن میں عرض ہے کہ لالہ کریک موضع علیانی تحصیل و ضلع لیّہ سے گزرتی ہے اس "لالہ کریک" سے موضع علیانی کے مقام پر دو چھوٹی کریکس واپس دریائے سندھ کی جانب جاتی ہیں فلڈ سیزن میں جب دریا میں بہاؤ زیادہ ہوتا ہے تو ان چھوٹی کریکس سے جو پانی واپس دریائے سندھ میں جاتا ہے اس "لالہ کریک" میں پانی کی سطح پست ہوتی ہے اور لیّہ شہر اور گردونواح کی آبادی متاثر ہونے سے بچ جاتی ہے اگر یہ آبی راستے بند کر دیئے جائیں تو فلڈ کے دنوں کے دوران "لالہ کریک" میں زیادہ بہاؤ کی وجہ سے لیّہ شہر کو زیادہ خطرہ ہوگا ان کریکس کی دوسری طرف دریائی علاقہ میں پانچ موضع جات میں موضع علیانی کے مقام پر ان کریکس میں سے لوگوں نے راستہ بنایا ہوا ہے جس کی وجہ سے جب دریا میں کم پانی ہوتا ہے تو دونوں کریکس کو آبادی والے لوگ اپنے راستے کے لئے بند کر دیتے ہیں۔ موضع علیانی اور دوسری مذکورہ آبادیوں کے رہائشی اس مقام پر اپنی آبادیوں کی طرف جانے کے

لئے "لالہ کریک" پر پہنچ جاتے ہیں اس لئے تجویز دی جاتی ہے کہ دریائے سندھ کے قدرتی دو راستوں کو بند نہ کیا جائے تاکہ flood season کے دوران لیّہ شہر اور گردونواح کی آبادیاں متاثر نہ ہوں۔ موضع علیانی کے مقام پر گزرگاہ کے لئے آبادی کے سامنے "لالہ کریک" پر پل تعمیر کرنے کی منظوری دی جانی واقعی مناسب ہے اور یہ مسئلہ بہت دیرینہ اور انتہائی اہمیت کا حامل ہے انشاء اللہ اس پر غور کیا جائے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہی بات ہو رہی ہے کہ پل بنانا مناسب ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کروں گا کہ یہ بھی sugarcane area ہے اور اس کی estimation دو کروڑ روپے سے کم کی ہے۔ جو ہمارا sugarcane cess اُدھر پڑا ہوا ہے اگر اسی سے ہی پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کرا دیں کہ چھ ماہ میں یا ایک سال میں یہ پل بن جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات تسلیم کر لی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیں on the floor of the House یہ ensure کروا دیں کہ یہ پل چھ ماہ یا سال تک بن جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پیسا پتا نہیں کدھر سے دیں گے، بہر حال۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہاں ہمارا sugarcane cess پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: Sugarcane cess کی کوئی اور بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: یہ sugarcane area ہے۔

جناب سپیکر: جب وہ آئیں گے پھر اس دن بحث ہو گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں اور میری استدعا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس طرح ٹھیک نہیں ہے، جب آپ کا سوال pending ہے اور اس کا جواب بھی آنا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: اس لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھی اُن کو اچھے طریقے سے تجویز دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: انہوں نے admit کیا ہے اگر وہ ٹائم فریم دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ آپ کے سوال کے جواب میں ہی یہ آ جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 980 بھی آپ کی ہی ہے۔

ٹی ایم اے لیّہ کی ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے بارش اور گندے پانی سے پورے شہر میں ڈینگی اور وبائی امراض پھوٹنے کا خدشہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "معرکہ "لیّہ مورخہ 20۔ جولائی 2014 کی خبر کے مطابق ٹی ایم اے کی ناقص منصوبہ بندی۔ ساون کی پہلی بارش سے سارے شہر لیّہ میں پانی سیلاب کی صورت اختیار کر گیا۔ خصوصاً محلہ عید گاہ، محلہ جہان شاہ اور ریلوے سٹیشن کے قریب گندہ پانی گلیوں میں بھرا ہوا ہے جس سے ڈینگی اور وبائی امراض پھوٹنے کا خطرہ ہے۔ مزید ٹی ایم اے کے ڈسپوزل پمپ بھی ناکارہ ہو چکے ہیں۔ لوگوں کا عید گاہ چوک پر دھرنا دینے سے چھ گھنٹے ٹریفک جام رہی۔ لیّہ شہر میں ٹی ایم اے کے ناقص انتظامات کی وجہ سے لوگوں میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ لیّہ شہر میں سیوریج سسٹم اور disposal works کی مشینری تقریباً تیس سال پرانی ہے جس کی وجہ سے سیوریج کے کافی مسائل ہیں۔ ٹی ایم اے لیّہ نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے disposal works کی مشینری کی خریداری اور fixing کے لئے مورخہ 14-06-16 کو ٹینڈر طلب کئے۔ ٹھیکیداروں نے تینوں بڑے disposal works پر ایمرجنسی کی بنیاد پر کام شروع کیا۔ موٹر کی تنصیب کے دوران پرانا disposal works بند کرنا پڑا مگر اس دوران غیر متوقع طوفانی بارشیں ہوئیں جس کی وجہ سے محلہ جہان شاہ، محلہ عید گاہ اور ریلوے سٹیشن کے ساتھ نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہو گیا۔ مگر ٹی ایم اے کے ملازمین نے لگاتار محنت کر کے sucker مشین اور پیٹر انجن کے ذریعے تقریباً تین چار گھنٹوں کے بعد پانی ختم کر دیا۔ اب تینوں بڑے disposal works تسلی بخش طور پر کام کر رہے ہیں اور کسی جگہ پانی کھڑا نہ ہے۔ جہاں تک ریلوے روڈ کے ساتھ

ریلوے کی زمین پر پانی کھڑے ہونے کا تعلق ہے وہ ریلوے کالونی کا پانی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر sucker مشین کے ذریعے نکالا جاتا ہے کیونکہ یہ علاقہ نشیبی ہے اور پانی کا level ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج لائن کے ذریعے اس کو نکالنا ناممکن ہے لہذا ٹی ایم اے روزانہ کی بنیاد پر اس مسئلے کو sucker مشین کے ذریعے نکال رہی ہے۔ البتہ ٹی ایم اے اس پر بھی غور کر رہی ہے کہ اس کا کوئی مستقل بنیادوں پر حل کیا جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس سے تو مطمئن ہوں لیکن میں اس کی آخری دو تین لائنوں سے اختلاف کرتا ہوں۔ جو ریلوے کی زمین کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ ریلوے کالونی کا پانی نہیں ہے بلکہ وہ محلہ جہان شاہ اور محلہ عید گاہ کا ہے جو تقریباً شہر کی ایک یونین کونسل پر مشتمل ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری کے پاس جو جواب آیا ہے اس میں کچھ کارخانہ دار شامل ہیں جن کا پانی مسلسل طور پر سیوریج لائن نہ بچھانے کی وجہ سے اس میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ میں ایک سال سے ڈی سی او صاحب کو request کر رہا ہوں اور اس میں اتنا زیادہ خرچہ بھی نہیں ہے۔ اگر ہمارے ہی ٹیکسوں سے 20 لاکھ روپیہ خرچ کر دیا جائے تو وہ سیوریج لائن مین لائن میں جا سکتی ہے لیکن ایک سال سے ڈی سی او نے میری اس بات پر کان نہیں دھرے۔ موجودہ صورتحال میں بھی یہی مسئلہ ہے کہ اس سے ڈینگی اور وبائی امراض پھیل سکتے ہیں۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری اس کو تو ensure کرا دیں کہ بیس لاکھ روپے کی یہ سیوریج لائن بچھ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں عرض کر سکتا کہ اس پر کتنا تخمینہ آنا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا لیکن میں نے ایک بات عرض کی ہے کہ ٹی ایم اے اور لوکل گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ پانی کی نکاسی کا منصوبہ بنانا ہے اور اس کو مکمل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جن محلوں کی نشاندہی کی ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! وہ ریلوے کالونی اور محلہ جہان شاہ کی نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ متعلقہ ڈی سی او کو کہہ کر اس معاملے کو جلدی سے resolve کرا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ہم لوکل گورنمنٹ والوں کو بلالیں گے اور سردار شہاب الدین خان صاحب بھی آجائیں گے تو بیٹھ کر اس کو resolve کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو resolve کروائیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/982 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

گجرات کے پٹوار خانوں میں لاکھوں کی رشوت اور کرپشن کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "گجرات ٹائم" مورخہ 6-اگست 2014 کی خبر کے مطابق ضلع گجرات میں پٹوار خانوں میں اندھیر نگری، روزانہ لاکھوں کی کرپشن، کارروائی کا حکم جاری۔ پٹواری مبشر حلقہ لنگے نے مدثر سے 30ہزار روپے، لیاقت پٹواری حلقہ پٹوار حبو کی نے محمد حیات سے 15 ہزار روپے اور سجاد پٹواری حلقہ شادیوال نے انار احمد سے 10ہزار روپے لئے۔ یہ پولیس کی خفیہ رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے۔ اسی طرح سیکرٹری یو سی گڑیانوالہ غلام رسول نے طاہر فاروق سکنہ پٹیالہ سے نام درستی کے 14ہزار روپے، محمد اشرف سیکرٹری یونین کونسل بھدرنے وسیم اقبال سے برتھ سرٹیفکیٹ دینے کے 15ہزار روپے لئے۔ یہ تمام انکشاف پولیس کی خفیہ ایجنسی کی طرف سے کئے گئے سروے میں ہوا ہے۔ اس بابت پولیس کے ادارے نے تحریری طور پر کمشنر گوجرانوالہ اور ڈی سی او گجرات کو بھی لکھا ہے مگر ان با اثر ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی ہوئی ہے اور نہ ہی ان کو ان کی پوسٹنگ کی جگہ سے تبادلہ کیا جا رہا ہے کیونکہ ان ملازمین کی پشت پناہی متعلقہ محکمہ کے اعلیٰ افسران اور سیاسی افراد کر رہے ہیں جس بناء پر ضلع گجرات کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اسی تحریک التوائے کار کے same ہی میاں صاحب کی ایک اور تحریک التوائے کار نمبر 922 بھی pending ہے اور وہ بھی ریونیو آفیسران کے متعلق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار کب تک pending ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending ہے تو اس تحریک التوائے کار کو بھی اس کے ساتھ ہی pending کیا جائے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!مجھے ان کی بات سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 922 کون سی ہے؟یہ تو تحریک التوائے نمبر 982 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!تحریک التوائے کار نمبر 922 کل پیش ہوئی تھی۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!وہ اور ہے یہ اور ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!وہ بھی محکمہ ریونیو آفیسران کے متعلق ہے اور یہ بھی ریونیو آفیسران کے متعلق ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ یہ جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہ اس طرح شاید ختم نہ ہو،جو کمشنر اور ڈی سی او کو بھیجی گئی ہے ان لوگوں کو باقاعدہ طور پر بلایا جائے یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے،اعلیٰ افسران آکر گیلری میں بیٹھ کر سنیں کہ یہ کیا معاملہ ہے اور کس طرح کی صورتحال ہے؟ اس طرح تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیں بتاتے جائیں گے اور یہ معاملہ اسی طرح چلتا جائے گا جس میں figures اور بندوں کے نام سارا کچھ موجود ہے۔اس پر تو سخت ترین ایکشن لینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر:آپ نے آج پڑھی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنے کے لئے ان کو ٹائم دینا پڑے گا۔آپ کی مہربانی ہو گی۔اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 983/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!شکریہ۔آپ کی اجازت سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:آپ پہلے یہ تحریک التوائے کار پڑھیں پھر بات کریں گے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!ایک منٹ عرض کر لوں۔

جناب سپیکر:میں آپ کو تحریک التوائے کار پڑھنے کے لئے کہہ رہا ہوں اور آپ الٹی سائیڈ کدھر جا رہے ہیں؟اچھے بچے پڑھتے ہیں۔

محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں تو آپ کی نظر میں اچھا بچہ ہوں ہی نہیں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مکڈونلڈ کو سپلائی کیا جانے والا چکن، میٹ اور بیف جو چائنا کی ایک کمپنی پاکستان کو برآمد کر رہی تھی، چائنیز حکومت نے گوشت اور بیف کو زائد المیعاد پیکنگ بدل کر New Expiry Date سے پاکستان سے برآمد کرنے کی بناء پر بند کر دیا ہے۔ Pakistan Revenue Automation Limited کے ریکارڈ کے مطابق گزشتہ مئی اور جون میں 41 ٹن اور 71 ٹن اس قسم کا گوشت پاکستان درآمد ہوا اور معصوم پاکستانیوں کو کھلا دیا گیا۔ ریکارڈ کے مطابق Husi Food Co. Ltd اور Dachang Hui Aut نے پاکستان میں یہ گوشت Gam Corporation اور Siza Foods کو برآمد کیا جو مکڈونلڈ کے سپلائر ہیں۔ امریکہ کا OSI گروپ کا ذیلی ادارہ جو چین میں Shanghai Husi Food کے نام سے کام کر رہا ہے، اس تمام سکینڈل میں شامل ہے۔ چائنیز ٹی وی کے مطابق Unhygienic اور زائد المیعاد گوشت کی سپلائی پر چائنیز حکومت نے اس پروسیسنگ پلانٹ کو بند کر دیا ہے۔ اس اہم معاملہ کو کسی بھی سطح پر ذمہ دار حکومتی اداروں نے اب تک کچھ نہ کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ 50 ٹن ماہانہ گوشت اور چکن پاکستانیوں کو کس بھاؤ بیچا جا رہا ہے اور ان کو کھانے کے بعد ان کی صحت پر مضر اثرات کا ذمہ دار کون ہے اور محکمہ خوراک کہاں ہے وہ کیا کر رہا ہے؟ یہ تلخ حقیقت بھی سامنے آ گئی ہے کہ پاکستان میں کھانے پینے کی اشیاء اور گوشت یا چکن کو Import (Stage) پر کسی قسم کی انسانی صحت کے لئے موزوں ہونے کا این او سی جاری کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے اور یہ دُنیا میں واحد ملک ہے جس میں Packed اور Unpacked دونوں قسم کی کھانے پینے کی اشیاء پر کوئی پابندی نہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک بات کر لوں؟

جناب سپیکر: ایک بات، یہ تو لمبی بات کر لی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! محترم گوندل صاحب میرے بھائی ہیں۔ مجھے ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ یقین کیجئے کہ جب متعلقہ منسٹر کوئی بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کا معاملہ پڑھے گا یا سنے گا یا اس کو ایک دفعہ دیکھے گا یا discuss کرے گا تو اس کے نتائج بہتر ہوں گے۔ ہمیں اس اسمبلی سے کچھ deliver کرنا چاہئے اور آپ سب سمجھتے ہیں کہ میں کیوں کہتا ہوں۔ یہی معاملہ جو میں نے ابھی sexual harassment کا اٹھایا ہے، جو آپ نے مہربانی کی dispose of کر دیا۔ حالانکہ آپ کو پتا تھا کہ میں اسی ایوان میں انکم ٹیکس کے معاملے پر کل discuss کر رہا تھا۔ آپ نے مجھے چار منٹ بھی ٹائم نہیں دیا وہ آپ کا اختیار ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن آپ یہ تو کر لیں کہ کم از کم اس قسم کے issues پر متعلقہ منسٹر کو کہیں کہ وہ جواب دے۔ اب یہ کروڑوں روپے کا مال ہے جو per day یہ قوم کھا رہی ہے۔ اس طرح آپ نے جس انجکشن کے بارے میں میری ایک تحریک التوائے کار dispose of کی ہے یہ وہی انجکشن ہے جس سے پی آئی سی میں اموات ہوئی تھیں اور اسی کمپنی کے انجکشنز ہیں۔ مجھے کسی سے ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ آپ بھی قوم سے بہت محبت رکھتے ہیں لیکن آپ مجھے بتائیں کہ اس کا یا کسی بھی چیز کا جواب اگر متعلقہ منسٹر دے تو کم از کم ان کو پتا تو ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، فوڈ منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ اس کا جواب دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ تو کشمیر کے بارے میں بھی جواب دے دیں گے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ متعلقہ منسٹر کہاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا انشاء اللہ جو بھی جواب آئے گا تو منسٹر صاحب ہی جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ذرا خصوصی طور پر کہیں، یہ تحریک التوائے کار نمبر 983 ہے یہ pending کی جاتی ہے اور منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014

MR SPEAKER: Minister for Law to introduce the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I introduce the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Arms (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014 (Bill No.23 of 2014). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move.

> "That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on

Services and General Administration, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): I oppose it, sir.

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس بل پر بات کرنے سے پہلے تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں، اس اجلاس کو شروع ہوئے آج پانچواں روز ہے، پچھلے چار روز میں اجلاس میں نہیں آسکا۔ اس کی بنیادی وجہ اپنی اور پارٹی کی مصروفیات تھیں کیونکہ اسی طرح کی جو چیزیں ہوتی ہیں اس کے لئے schedule بنانا پڑتا ہے، ایوان کے اندر بار بار ہماری طرف سے یہ بات آئی ہے کہ جس طرح قومی اسمبلی کے اندر اجلاسوں کا ایک schedule بنا ہوا ہے یہاں پر بھی بنایا جائے۔ وہ schedule mandatory تو نہیں ہوتا لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: وہ سلسلہ ابھی چل رہا ہے فی الحال آپ اس amendment پر بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کو فائنل کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے میرا حق violate ہوا ہے؟ اچانک اطلاع آجاتی ہے کہ فلاں تاریخ کو اجلاس ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، اچانک اطلاع نہیں آجاتی بلکہ ہم آپ کو اس کی باقاعدہ اطلاع دیتے ہیں کہ آپ تشریف لائیں۔ آپ تو ایڈوائزری کمیٹی میں بھی تشریف نہیں لاتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہر چیز کو ترتیب سے ہونا چاہئے، قومی اسمبلی میں جب یہ چیز موجود ہے تو ادھر کیوں نہیں ہوتی اس لئے مہربانی فرما کر اس schedule کو جاری کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، ہم اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ تو اس ایوان کے custodian ہیں، گورنمنٹ کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ اس کا schedule بنائے۔

جناب سپیکر: ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سے صورتحال بہتر ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو بھی پابند کرتا ہوں کہ کمیٹی کی میٹنگ میں تشریف لایا کریں لیکن آپ اس میں تشریف ہی نہیں لاتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تو آتا ہوں لیکن جب اچانک کوئی چیز سامنے آجائے۔

جناب سپیکر: آپ نے میرے ساتھ اور بھی کوئی بات کی تھی لیکن اس پر بھی آپ نے کوئی بیان نہیں دیا، وہ بات میں آپ کے ساتھ بعد میں کروں گا۔ (قہقہے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن بل 2014 یہاں پر پیش ہوا اور اس کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا، کمیٹی میں اکثریت تو حکومتی ممبران کی ہوتی ہے اور جو چیز گورنمنٹ نے پیش کی ہوتی ہے وہی من و عن منظور ہو جاتی ہے۔ اگر اس دوران حکومت کوئی نئی چیز سوچ لیتی ہے تو پھر اس میں زیر، زبر کے فرق کو اس کے اندر allow کر دیتی ہے۔ جب یہ قانون بن کر لاگو ہو جاتا ہے تو پھر ایک پوری community اس سے متاثر ہو جاتی ہے لیکن وہ قانون ان پر لاگو ہو جاتا ہے۔ انہیں اس کا کوئی علم ہی نہیں ہوتا کہ کس قسم کی قانون سازی ان پر کی جا رہی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک احسن طریقہ ہے اور دنیا کے بہت سارے ممالک میں جہاں پر جمہوریت ہے وہاں پر یہ طریقہ adopt کیا جاتا ہے، عوام سے اس کے لئے opinion لی جاتی ہے۔ آپ یہ بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ معاشرے کے اندر اور بھی بہت سارے طبقات ہیں، وکلاء کا ایک مؤثر طبقہ موجود ہے، خود وہ لوگ جو اس ترمیم کے نتیجے میں متاثر ہوں گے وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ معاشرے کے اندر آراء دینے والے بہت سے اچھے لوگ موجود ہیں، اور پر میڈیا کے جو لوگ بیٹھے ہیں ان میں بھی بہت اچھے اچھے کالم نگار موجود ہیں جو اس پر رائے زنی کر سکتے ہیں اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس بل میں جو ترمیم ہم نے پیش کی ہے کہ اسے عوام کے پاس مشتہر کیا جائے اور ہم نے اس کے لئے جو specified time دیا ہے اس کے اندر لوگوں کی آراء کو طلب کیا جائے۔ اس کے بعد ہم ان آراء کو consolidate کریں، اس سے راہنمائی لیں۔ عوام کی اس حوالے سے جو رائے ہے وہ بھی ہمارے سامنے آجائے اور اس ایوان کی رائے بھی اس کے اندر شامل ہو جائے، اس طرح سے یہ ایک اچھا قانون بن جائے گا۔ اس کے بعد عملی طور پر جب یہ قانون لاگو ہو گا تو اس کے عملدرآمد میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اس لئے میں ادھر بیٹھے ہوئے دوستوں سے بھی یہ التماس کروں گا کہ وہ اس سے agree کریں وہ اس بات کو نہ دیکھیں کہ پیش کرنے والا اپوزیشن بنچوں پر بیٹھا ہے اس لئے اس کی مخالفت برائے مخالفت ہی کرنی ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ جب کوئی اچھی چیز آجائے تو جمہوریت کا حسن بھی یہی ہے کہ اسے قبول کیا جائے اور اس کو consider کیا جائے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ یہ ترمیم جو ہم نے پیش کی ہے جس کو میں نے پوری اپوزیشن کی طرف سے پیش کیا ہے اسے قبول کیا

جائے۔ اگر اس بل کو پاس ہونے میں دو تین مہینے اور بھی لگ جائیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس سے کوئی پہاڑ نہیں گر پڑے گا بلکہ یہ ایک اچھا قانون بن جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بات کو second کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ اوورسیز پاکستانی کمیشن بل 2014 جو کہ ایوان میں پیش ہوا ہے، اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے آئین میں جو اٹھارہویں ترمیم پیش کی تھی، اس سے صوبوں کو خود مختاری دی گئی تھی کہ صوبے خود مختار ہوں اور وہ ہر حوالے سے قانون سازی کر سکیں۔ میں معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اتنی بات کروں گا کہ ہمارے حکومتی دوستوں کو بھی چاہئے کہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے لہذا پہلے اس بل کو مشتہر کیا جائے، میڈیا، سول سوسائٹی اور معزز ممبران کی آراء جب اس میں شامل ہو جائیں تو اس کے بعد اس بل کو پاس کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس وقت اوورسیز پاکستانی کمیشن بل 2014 جو یہاں پر پیش ہوا ہے اس بارے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے جو بیرون ملک مقیم پاکستانی بھائی ہیں ان کو facilitate کرنے کے لئے بل یہاں پر introduce کیا گیا ہے۔ بیرون ملک ہمارے پاکستانی بھائی مقیم ہیں وہ وہاں پر پاکستان کے سفیر ہیں، وہ وہاں پر بڑی محنت سے کام کرتے ہیں اور اپنے ملک کو قیمتی زر مبادلہ بھیجتے ہیں، اس سلسلے میں ان کی بے تحاشا خدمات ہیں۔ ان پاکستانیوں کی صوبائی محکموں اور اداروں سے متعلقہ جو شکایات ہیں اس کا ازالہ کرنے کے لئے یہ کمیشن تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ کمیشن ان پاکستانیوں کی شکایات انٹرنیٹ درخواستوں کو وصول کر کے ان شکایات کے ازالہ کے لئے صوبائی محکموں اور اداروں کو دادرسی کے لئے کہے گا۔ اپوزیشن کے دوستوں نے اپنی ترمیم میں اس بل کو مشتہر کرنے کے حوالے سے جو بات کی ہے۔ میں اس سلسلے میں بتانا چاہوں گا کہ بل ہذا کو مشتہر کرنے کی اس لئے بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بل بطور آرڈیننس مورخہ 2014-06-11 کو نافذ ہو چکا ہے۔ اسی دوران اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر بھی مشتہر کر دیا گیا تھا اور آج تک بھی یہ حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اب یہ اسمبلی میں پیش ہونے کے بعد بل کی شکل اختیار کر گیا ہے، متعلقہ افراد پہلے سے ہی ایسے قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے ایسی کوئی تجویز نہ آئی ہے کہ بل ہذا

میں ترامیم کی جائیں۔مزید برآں بل ہذا اسٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے اور مزید تشہیر سے کسی فائدہ کا امکان نہ ہے لہذا میری معزز ایوان سے استدعا ہے کہ اس ترمیم کو مسترد فرمایا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری معزز ممبران سے گزارش ہوگی کہ اس بل کو پہلے پڑھ لیں اس میں کمیشن کے جو ممبران انہوں نے suggest کئے ہیں اس سے سارے ایوان کی نفی کر دی گئی ہے کیونکہ اس کے اندر ساری بیوروکریسی ڈال دی گئی ہے لیکن ایوان کے کسی ممبر کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو غیر جمہوری سوچ ہے اس پر بھی غور کیا جائے۔مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس میں یہ تجویز دے سکتے تھے میں نے آپ کو روکا تو نہیں تھا،اب انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔ Let's proceed further.

The motion moved and the question is:

"That The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion is carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:
>
> "(3) It shall come into force with effect from 9 September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:
>
> "(3) It shall come into force with effect from 9 September 2014."

None has opposed. The motion moved and the question is:

> That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:
>
> "(3) It shall come into force with effect from 9 September 2014."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the motion moved and question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Registration of Godowns Bill 2014. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr. Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! چونکہ یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ godowns کو محکمہ زراعت رجسٹریشن کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ اس سے پہلے کبھی بھی ان کی رجسٹریشن نہیں ہوئی۔ یہ ایک

اچھا قدم ہے اور godowns کی رجسٹریشن ہونی چاہئے لیکن جو mechanism introduce کروایا جارہاہے اسے مشتہر کیا جانا ضروری ہے تاکہ وہ لوگ جو اس کاروبار میں ملوث ہیں انہیں اس سے آگاہی ہو سکے کہ ان godowns کی کس طرح سے رجسٹریشن ہونی ہے؟ اس لئے گزارش ہے کہ اسے مشتہر کر کے رائے عامہ حاصل کی جائے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے اس Bill کو internet پر ڈالا ہے لیکن اس سے مکمل طور پر رائے عامہ حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ ابھی تک ہماری اتنی awareness نہیں ہے اس لئے اس Bill کو اخبارات میں مشتہر کیا جائے تاکہ godowns کی رجسٹریشن کے mechanism سے لوگوں کو آگاہی ہو سکے، انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ سٹور میں کس طرح سٹاک ہونا ہے اور سٹور کی دیکھ بھال کیسے کرنی ہے؟ اسے public کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اخبارات میں مشتہر کیا جائے تاکہ عوام کو آگاہی حاصل ہو سکے۔ اس طرح اچھی رائے سامنے آئے گی، ان Godowns and Registration Authority کو مؤثر بنایا جا سکے گا۔ یہ ایک اچھا قدم ہے لیکن اس کو مزید بہتر اور مؤثر بنانے کے لئے اسے رائے عامہ میں مشتہر کیا جائے اور میری اس ترمیم کو منظور کیا جائے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہاں Bill introduce ہونے کے بعد معاملہ مجلس قائمہ میں چلا جاتا ہے لیکن وہاں پورا حق ادا نہیں ہوتا کیونکہ جو لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں اُن کی رائے کا آنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو خود اس بزنس کے اندر موجود ہوتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کیا کیا مشکلات درپیش ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے معاشرے کے اندر کرپشن کا کلچر موجود ہے۔ کوئی محکمہ ایسا نہیں کہ جس کے اندر کرپشن نہ ہو اور کوئی فائل دفاتر کے اندر move نہیں کرتی جب تک کہ سفارش یا پیسہ نہ لگایا جائے۔ اسی طرح تھانوں کے اندر بھی یہ کلچر بن گیا ہے کہ ہر تھانے میں داخل ہونے والا بندہ چاہے وہ ملزم، مجرم یا مدعی ہو پولیس کے نزدیک ایک اسامی ہوتی ہے۔ وہ ہر ایک سے پیسے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور پرسوں ہائی کورٹ نے اس پر باقاعدہ اپنی برہمی کا اظہار بھی کیا ہے کہ انوسٹی گیشن والے انصاف کا خون کر دیتے ہیں۔ اس Bill کی Clause-10(2) جو کہ penalty کے حوالے سے ہے میں لکھا ہے کہ:

"A court shall not take cognizance of an offence under this section unless an officer authorized by the Government submits a complaint in writing."

جناب سپیکر! عدالتوں کو ایک حق حاصل ہے کہ وہ کسی چیز کا notice لے لیں اور کوئی بھی بندہ اس حوالے سے اگر شکایت کر دے تو عدالت اس پر غور و فکر کرے یا intervene کرے۔ اس قانون میں عدالت سے یہ حق بھی چھینا جا رہا ہے اور جب تک گورنمنٹ کا کوئی Authorized Officer اس حوالے سے in black and white کچھ submit نہیں کرے گا تو عدالت اس کو سُن نہیں سکے گی۔ یہ اس طرح کی قانون سازی ہو رہی ہے اور ہمارے سب بہن بھائی اسے خاموشی سے سُن رہے ہیں۔ وہ مجبور ہیں کیونکہ وہ حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ان معزز ممبران میں بہت سے وکیل بھی ہیں جو اس کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! حکومتی بنچز پر بیٹھنے کے نتیجے میں "سنگھی گُھٹ جاندی اے تے ایناں دی کسے وی حوالے دے نال آواز نئیں نکلدی"۔ یہ ہمارے جمہوری تماشے کا المیہ ہے کہ یہاں بڑے بڑے اچھے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن حکومتی بنچز پر بیٹھنے کی وجہ سے بے چارے کوئی بات نہیں کر سکتے۔ بس "صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ" بن جاتے ہیں۔ وزیر قانون نے ہاتھ کھڑا کرنا ہے اور انہوں نے "ہاں" کہہ دینا ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ وزیر قانون بیٹھے ہیں اور وہ آپ کی بات کا جواب دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو صرف آپ کی خدمت میں اس Bill کی ایک شق پڑھ کر سنائی ہے کہ عدالتوں کو بھی اس دائرہ اختیار سے باہر کر رہے ہیں۔ اب وہ اس کے اُوپر کوئی کارروائی نہیں کر سکیں گی جب تک کہ حکومت کا کوئی افسر اس حوالے سے درخواست نہیں دے گا۔ قانون سازی تو ہمیں سوچ سمجھ کر کرنی چاہئے۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نئے نئے وزیر قانون بنے ہیں، کچھ وقت لگے گا اور پھر ان کو قانون سازی کا تجربہ ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کو چاہئے تھا کہ آپ اس میں ترامیم لاتے۔ آپ نے اس کو کیوں نہیں پڑھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس کو پڑھا ہے تب ہی تو آپ کی خدمت میں یہ باتیں عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پڑھنے کا کیا فائدہ ہے کہ آپ نے اس میں کوئی amendment ہی نہیں دی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس Bill کو پڑھ کر ہی بات کر رہا ہوں۔ میں نے اس کو پڑھا ہے اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ جگا شاہی والی قانون سازی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر واقعی ملک میں جمہوریت ہے

تو ان اداروں کے اندر معزز ممبران کو شامل کریں۔ابھی میں نے پچھلے Bill کے حوالے سے آپ کے سامنے بات کی ہے کہ اس معزز ایوان کا کوئی ممبر اس اتھارٹی کے اندر موجود نہیں اور یہ اچھا طریق کار نہیں ہے۔آپ اس ملک میں جمہوری مارشل لاء لاگو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اللہ کے لئے ایسا نہ کریں۔میں آپ کے توسط سے تمام معزز ممبران سے بڑی دردمندی کے ساتھ درخواست کروں گا کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے آپ اس کو پڑھ لیا کریں کیونکہ ہم نے اللہ کو بھی جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر!ابھی میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ اس Bill کی Clause-10(2) کے باعث کوئی آدمی اس کے خلاف عدالت میں complaint نہیں کر سکتا جب تک کہ حکومت کا کوئی Authorized Officer اس کے اُوپر تحریری شکایت نہیں کرے گا۔یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ اپنی اکثریت کی بنیاد پر پنجاب کے عوام کے اُوپر جیسے مرضی چھری چلاتے رہیں۔

جناب سپیکر:ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو اس حوالے سے amendment دینی چاہئے تھی۔

سید محمد محفوظ مشہدی:جناب سپیکر!ڈاکٹر سید وسیم اختر نے تو حزب اقتدار کے معزز ممبران پر کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے۔انہوں نے ہمیں "صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ" کہہ دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر:نہیں،انہوں نے کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ایسی بات نہ کریں۔آپ سب آپس میں بھائی ہیں۔یہاں جتنے معزز ممبران بیٹھے ہیں وہ آپس میں سب بہن بھائی ہیں۔آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور ماحول کو خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔جی،وقاص حسن مؤکل صاحب!

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ ہمیں مجلس قائمہ کی جو رپورٹ دی گئی ہے اس کے اندر آٹھ ممبران کی فہرست ہے جس میں حزب اختلاف کا کوئی ممبر شامل نہیں ہے۔جب حزب اختلاف کی طرف سے وہاں پر کوئی معزز ممبر موجود ہی نہیں تو پھر وہ اپنی inputs کیسے دے گا؟یہاں پر آٹھ ممبران کی فہرست دی گئی ہے جو سب کے سب حکومتی ممبران ہیں۔

جناب سپیکر:یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مجلس قائمہ میں حزب اختلاف کے ممبران شامل نہ کئے گئے ہوں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کمیٹی کی میٹنگ میں نہ گئے ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!اس وقت میرے پاس جو فہرست ہے اس میں تو حزب اختلاف کا کوئی ممبر شامل نہیں اگر کوئی اور فہرست ہے تو وہ میرے علم میں نہیں۔

جناب سپیکر: اگر معزز ممبران حزب اختلاف کمیٹی کی میٹنگ میں حاضر نہ ہوں تو پھر اس کا ہم کیا کر سکتے ہیں؟ آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور آگے چلیں۔ اگر اس بات کو چھیڑیں گے تو شاید آپ کو اس کا فائدہ نہ پہنچے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس Bill کے اندر Godowns کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک بہت ہی vague Bill پیش کیا گیا ہے۔ اس وقت essential item تو صرف گندم ہے جو کہ پاسکو اکٹھی کرتی ہے۔ پاسکو لوگوں سے کرایہ پر گودام لے کر ان میں گندم رکھتی ہے۔ آپ اور ہم سب کو معلوم ہے کہ ان گوداموں کا کیا حال ہے؟ یہ initiative تو بالکل اچھا ہے کہ جو گندم یہاں پر پیدا ہوتی ہے وہ اچھے اور proper طریقے سے store ہو جائے اور ہماری عوام کے استعمال میں آ سکے لیکن اس Bill کے اندر بہت clarity کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر اگر آلو کی shortage ہو جائے اور آلو کو essential item declare کر دیں تو اسے سٹور کرنے کے لئے خصوصی گوداموں کی ضرورت ہو گی۔ ماشاء اللہ پنجاب کے اندر تو ٹماٹر کی shortage بھی ہو جاتی ہے اور یہ ہماری حکومتی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ اگر ایک چیز essential item declare ہو جاتی ہے اور گودام میں اس کی storage ممکن ہی نہیں تو پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ یہ تو ایسے لگ رہا ہے کہ صرف ایک جنس کے لئے اقدام کئے جا رہے ہیں۔ اس کو آپ expand بھی کر سکتے ہیں۔ اس وقت ہر طرح کا کام privately ہو رہا ہے۔ لوگ وہاں پر گندم کے علاوہ، چاول، آلو اور سبزیاں بھی رکھتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر ابھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک effort کی جا رہی ہے تو اس کے اندر آپ ہر چیز کو کیوں نہ incorporate کریں تاکہ آنے والے وقت میں کسی قسم کی کوئی food shortage نہ آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اس پر کوئی اور صاحب بھی بولیں گے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس میں اپیل کو تھوڑا سا پڑھ لوں۔

> Any person aggrieved by an order of the Registering Authority may, within 30 days from the date of communication of such order, refer an appeal to the government and the government may set aside...

جناب سپیکر: سردار صاحب! میری بات سُنیں۔ آپ نے amendment پر بات کرنی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم کہہ رہے ہیں کہ اس کو publish کر دیں۔ اس میں اگر آپ نے بیوروکریسی اور نوکرشاہی کو ہی role دینا ہے تو پھر اس ایوان کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہم اس میں اپنا logic دے رہے ہیں۔ ٹھیک ہے حکومتی benches کے پاس عددی اکثریت ہے وہ ہماری amendments کو عددی اکثریت سے bulldoze کر دیں لیکن آپ ہمارا version تو سُنیں۔

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کریں۔ یہ bulldoze کرنے کی بات نہیں ہے۔ میں نے ایوان میں question put کرنا ہے اگر آپ کے پاس strength ہے تو اُس کا مقابلہ کریں۔ آپ bulldoze کرنے کی بات میرے ساتھ کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مقابلے کی بات نہیں ہے۔ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کا اس میں اگر کوئی role ہے تو وزیر قانون اس پر ہمیں convince کر دیں تو پھر ہم publish کرنے کی بات نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جس طرح میرے باقی بھائیوں نے بھی اس پر بڑی تفصیل سے بات کی ہے کہ موجودہ حکومت یہ جو بل لے کر آئی ہے وہ صرف اپنے اس ٹائم کو دیکھ رہی ہے کیونکہ اس وقت اُن کے پاس majority ہے۔ یہ وقت تو آنا جانا ہے اور یہی کل کلاں ان پر پڑ جائے گا کیونکہ یہ جو کرنے جا رہے ہیں یہ بالکل درست ہے کہ اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کا کوئی role ہی نہیں ہے تو اس سے پتا لگتا ہے کہ اس مقدس ایوان میں معزز ممبران کی کیا حیثیت ہے۔ ابھی تو یہ بیوروکریسی سے اپنی مرضی کی چیزیں کروا لیں گے لیکن کل کلاں جب وہ خود اس میں نہیں ہوں گے تو یہ چیز اُن کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ بل آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے پاس کیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کو چاہئے کہ یہ future اور پاکستان کی عوام کے لئے دیکھیں۔ یہ آج وہاں بیٹھے ہیں تو یہ کل وہاں نہیں ہوں گے، ہو سکتا ہے یہاں بیٹھے ہوں تو یہ سب کے لئے ٹھیک چیز نہیں ہے۔ اس پر غور کیا جائے اور publish کیا جائے۔ اس طرح کے بل لا کر اور اُن کے اندر اس طرح کے فیصلے کر کے یہ اس مقدس ایوان کے معزز ممبران کا نقصان کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ بڑا important Bill تھا۔ ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ کرنے کے لئے اور day by day مہنگائی میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے حکومت نے یہ بل اسمبلی میں introduce کیا۔ جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ زیادہ تر ذخیرہ اندوزی گوداموں اور cold storages کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس قانون کے ذریعے ایسے تمام گوداموں اور cold storages کی رجسٹریشن کر کے ان کو ایسے ضابطوں میں لایا جائے گا تاکہ ذخیرہ اندوزی کو کم سے کم کیا جا سکے۔ جہاں تک ان کی amendment کا تعلق ہے میں اس میں یہ بتانا چاہوں گا کہ بل ہذا کو مشتہر کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ یہ بل پہلے سے بطور آرڈیننس 14-06-09 کو نافذ کیا گیا اور اُسی روز اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی website پر مشتہر کر دیا گیا اور آج تک یہ حکومتی website پر موجود ہے۔ میں اس میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ جن لوگوں کے cold storages اور گودام ہیں اُنہیں اس بل کا پوری طرح سے علم ہے اس لئے stackholders کو اس بل کے حوالے سے تمام معاملات کا پتا ہے۔ بعد میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش ہونے کی صورت میں ایک بل کی شکل اختیار کر گیا۔ متعلقہ افراد پہلے سے اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہ آئی ہے کہ بل ہذا میں ترمیم کی جائے۔ مزید برآں بل ہذا پر سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے لہذا مزید تشہیر سے کسی فائدے کا امکان نہ ہے۔ ترمیم بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second Reading Starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7 September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7 September 2014."

Now, the amendment moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7 September 2014."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 20 of 2014). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on

> Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! ہم نے اس بل کو صرف عوامی رائے کے لئے مشتہر کرنے کا کہا ہے اور اس میں مزید ترامیم اس لئے نہیں دیں کہ پہلے عوام سے رائے تو لی

جائے۔اس وقت بنیادی طور پر بلدیاتی ادارے تو ہیں ہی نہیں۔یہاں پنجاب اسمبلی میں بلدیاتی اداروں کے حوالے سے ایک ترمیمی بل پیش ہوا تھا جسے بعد میں ایکٹ بنایا گیا لیکن اس پر عملدرآمد نہ ہوا۔اس وقت بھی جو نظام چل رہا ہے جو 2001 کا ناظمین والا نظام چل رہا ہے۔اس وقت ٹاؤن ایڈمنسٹریشن والا نظام چل رہا ہے۔اگر وہ سسٹم ہی موجود نہیں جسے پاس کرنے کے بعد بھی عمل نہیں کیا گیا تو میرے خیال میں یہ قول وفعل کا تضاد ہے۔اس میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر والی بات کریں۔میرے خیال میں یہ ضروری ہے کہ اس بل کو عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ کمپنی بنا کر کاروباری طریقہ اپنایا جا رہا ہے۔مویشی منڈیاں پہلے بھی لگائی جاتی ہیں جو ضلعی حکومتوں اور میونسپل کارپوریشن کے زیر سایہ لگتی ہیں۔اب وہ سسٹم کیا ناکارہ سسٹم ہے کہ ایک پرائیویٹ کمپنی جو کمپنی آرڈیننس کے تحت بنائی جائے گی اس کے تحت کیٹل مارکیٹنگ کی جائے گی۔میرا کہنا یہ ہے کہ پہلے قانون پر تو عملدرآمد کیا جائے۔اس طرح نئی کمپنی بنا کر عوام کو مشکلات میں ڈالا جائے گا۔ایک عام آدمی جب اپنا جانور مویشی منڈی میں لے جاتا ہے اور فروخت کرتا ہے تو اس کے لئے جانور فروخت کرنے کا مرکز موجود ہے تو جب پرائیویٹ کمپنی بن جائے گی اور بیوپاری آ جائیں گے۔حکومت کہے گی کہ ہم انٹرنیشنل level پر اسے متعارف کرائیں گے، مذبحہ خانے بنائیں گے، گوشت اکٹھا ہوگا، اس گوشت کو باہر لے کر جائیں گے، مارکیٹنگ کریں گے اور پیسا آئے گا۔میرے خیال میں گورنمنٹ کی یہ وجوہات ایسی ہیں جس میں غریب آدمی کے لئے نقصان ہے کہ وہ اس آس میں جانور پالتا ہے اور ان منڈیوں میں جاتا ہے کہ اس کے جانوروں کی اچھی قیمت مل سکے کیونکہ وہاں پر مویشی منڈیوں میں علاقے کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور اسے اپنے جانوروں کی اچھی قیمت ملتی ہے۔اب یہاں پر پرائیویٹ کمپنی بنے گی اور ٹھیکیدار آ جائیں گے۔کمپنی آرڈیننس 1984 کے تحت اس کو establish کیا جائے گا جو کہ سراسر زیادتی ہے، اوّل تو لوکل گورنمنٹ قانون ہی resist نہیں کر رہا بھی پتا نہیں کہ بلدیاتی ادارے کس قانون کے تحت چل رہے ہیں جبکہ اسمبلی کے پاس کردہ بل پر ہی عملدرآمد نہیں ہوا جو کہ میرا خیال ہے کہ سراسر زیادتی ہے۔یہ ہماری افسر شاہی کی ایک ایسی سازش ہے جس کے ذریعے عام آدمی کا جینا دوبھر ہو گیا ہے جو کہ پہلے ہی بہت سی مشکلات کا شکار ہے بجلی کا بل اس کو اتنا مہنگا پڑ رہا ہے اس کا گزارہ نہیں ہوتا۔غریب کسانوں پر بھی ڈاکا ڈالا جا رہا ہے، غریب کسان کا انحصار انہی مویشیوں اور جانوروں پر ہے، وہ اپنے جانور ان منڈیوں کی بجائے اس کمپنی کے تحت فروخت کریں گے۔اس پرائیویٹ کمپنی کا چیف ایگزیکٹو بنایا جائے گا اور پورا سسٹم ہوگا۔منڈیاں پہلے ٹھیکے پر دی جاتی تھیں لیکن اب ٹھیکے پر نہیں دیں

گے اور اب ٹھیکے کی بجائے کمپنی آجائے گی۔یہ سارے کا سارا loss ان بلدیاتی اداروں کو بھی ہو گا کیونکہ ان بلدیاتی اداروں کی خاصی آمدن مویشی منڈیوں سے ہوتی ہے۔اب اس آمدن کو بھی روک کر ایک کمپنی بنادی جائے گی۔اس کے علاوہ پہلے ہی لائیو سٹاک کے جو فارمز ہیں وہ بھی انہوں نے hire کر لئے ہیں جیسے سرگودھا میں خضری آباد لائیو سٹاک فارم ہے اس کی ہزاروں ایکڑ اراضی بھی پرائیویٹ کمپنی کو پہلے ہی دے دی گئی ہے اور اس کو زیر استعمال لایا جا رہا ہے۔اب اسی طرح ایک پرائیویٹ کمپنی بنا کر کرپشن کا قانونی جواز بنایا جا رہا ہے اور کرپشن کو قانونی حیثیت دی جا رہی ہے۔اس کے علاوہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑی صاف ستھری گورنمنٹ ہیں، ہم good governance کے علمبردار ہیں لیکن یہ کیا طریق کار ہے کہ قانون کی مار دے کر اسمبلی کے ممبران سے بل پاس کرا کر یہ کرپشن کرتے ہیں۔خدارا ایسی کرپشن کے لئے اسمبلی سے اس بل کو پاس نہ کرائیں، ایسی کرپشن کو روکا جائے اور awareness کے لئے اس کو public کیا جائے تاکہ لوگوں اور عام کسان کو پتا چل سکے جو مویشی منڈیوں میں اپنے جانور فروخت کرتا ہے اور اسے آمدن ہوتی ہے جس سے وہ اپنا گزارہ کرتا ہے اس کے لئے ایک زیادتی کا سبب نہ بنایا جائے۔ بہت بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو گورنمنٹ کی طرف سے amendment move کی گئی ہے جس کے نتیجے میں ایک کمپنی بنائی جائے گی اس سے پورا پنجاب متاثر ہو گا اور اس کاروبار سے related پورے پنجاب میں جتنے بھی لوگ ہیں وہ سارے اس سے effect ہوں گے۔اس لئے مناسب یہ تھا کہ اس بل کو ہم public opinion کے لئے مشتہر کرتے اور جو بھی اس کاروبار میں stakeholder ہیں وہ سب اس کے بارے میں اپنی اپنی opinion دیتے تو یہ بہت refine ہو کر سب کے سامنے آجاتا۔ پھر اسمبلی اور کمیٹی بھی اس پر غور کر کے اس پر اپنی input دے دیتی اور اس کے نتیجے میں ایک اچھی چیز بن سکتی تھی۔

جناب سپیکر! دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ آپ دیکھیں کہ کس طرح کی چیزیں اس میں شامل ہیں۔اس میں لکھا ہے کہ:

> It shall come into force on such dates as the government may by notification specify and government may specify different dates for coming into force different provisions of the Act.

اور گورنمنٹ کا کیا مطلب ہے کہ ہمارا جو پنجاب کا اور ملک کا قاعدہ قانون ہے government means, Secretary کہ ultimately پھر وہ ایک بیوروکریٹ ہے جس کے ہاتھ میں سارے معاملات جاتے ہیں اور جو سلوک پبلک کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ پہلے بھی ہوتا رہتا ہے وہی کچھ اس کے نتیجے میں ہوگا۔اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ:

> A Local Government shall not organize, establish and maintain a cattle market without the consent of the company

یعنی جو ہمارا آئین کہتا ہے کہ آپ لوگوں کو نچلی سطح تک empower کریں۔آپ اس طرح کی قانون سازی کر کے اُن کو اُن کے بنیادی حق سے بھی محروم کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جو جمہوری اداروں کے develop ہونے کا ایک process ہوتا ہے اس کو بھی آپ اس طرح کی قانون سازی کے ذریعے سے روکتے ہیں اور ان کے اختیارات پر قدغنیں لگاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ ادارے develop نہیں ہوتے۔ظاہر ہے اس کے نتیجے میں اس ملک میں جمہوریت بھی develop نہیں ہوتی اور ایک یا دو افراد ہی پورے نظام کا گھنٹہ گھر بنے ہوتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اس بل میں انہوں نے لکھا ہے:

> All the Chairmen, Mayor of the Local Government except the Chairmen of the Union Councils.

جناب سپیکر! اس میں سارے کے سارے ممبر ہوں گے۔اب پنجاب کی سطح پر یہ کمپنی بنائیں گے اور اس میں تمام جو 36 اضلاع ہیں ان میں میئرز ہوں گے اور سب اس میں شامل ہوں گے۔مجھے پہلا سوال یہ کرنا ہے کہ یہ ادارے کہاں ہیں؟ اس وقت پنجاب میں کوئی لوکل گورنمنٹ کا system نہیں ہے۔آئین کی violation ہے۔میں On the floor of the House کہہ رہا ہوں جب تک یہ اسمبلی موجود ہے، جب تک یہ گورننس موجود ہے اس کی موجودگی میں پنجاب میں لوکل گورنمنٹ، مقامی حکومتوں اور بلدیاتی اداروں کے election نہیں ہوں گے۔اسی طرح اس کو Put off and put on کرتے کرتے پانچ سال گزر جائیں گے لیکن یہاں یہ لکھ رہے ہیں کہ سارے لوگ اس کے ممبر ہوں گے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔اس وقت اس کا متبادل موجود ہے، ایک گیسٹ ہاؤس موجود ہے، صوبائی اسمبلی موجود ہے، معزز ایوان جو پنجاب کو represent کرتا ہے اور پنجاب کا اس حوالے سے یہ سب سے بڑا جمہوری ادارہ موجود ہے۔اب اگر کوئی ہمت و جرأت ہے

تو یہ ادارے کو اس میں کیوں نہیں ڈالتے؟ جب لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین اور میئرز آ جائیں گے، جو بھی نظام آپ بنائیں جب وہ نظام آ جائے گا تو ان کو substitute کر دیں اور نئی amendment لے آئیں اور اس میں اسے شامل کر دیں لیکن ابھی اگر آپ اس میں public کا touch ڈالنا چاہتے ہیں یا جمہوریت کی insertion کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون اگر غور رفرمائیں تو اس ایوان میں سے ممبر شامل کریں اور میں بالکل یہ demand نہیں کروں گا کہ آپ اپوزیشن میں سے شامل کریں۔ نچلی سطح پر یہ کام ہے ہر ڈسٹرکٹ کے جو ایم این ایز اور ایم پی ایز ہیں وہ سارے کے سارے اس میں شامل کر دیں۔ بڑے بڑے ڈسٹرکٹ میں پانچ ایم این ایز اور دس ایم پی ایز ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے چھوٹے ڈسٹرکٹ میں تو اس سے بھی کم تعداد ہے۔ لاہور یا اس طرح کے اضلاع جہاں پر ان کی تعداد زیادہ ہے وہاں پر ان کی selection بھی ہو سکتی ہے۔ آپ جو کمپنی بنا رہے ہیں اس میں ان لوگوں کو نمائندگی دیں تاکہ جو public opinion یا عوام کی مشکلات ہیں یا عوام پر کوئی فیصلہ اس کے نتیجے میں نافذ ہو اس میں وہ ممبران بھی شامل ہوں۔ جب تک بلدیاتی ادارے نہیں بنتے اس وقت تک یہ کام ہی کر لیں تو یہ بھی قابل قبول ہے اور ایم این ایز یا ایم پی ایز اس کے ممبر بن جائیں تاکہ اس حوالے سے وہ اپنی رائے دے سکیں۔ اس حوالے سے یہ بہتر amendment بن سکتی ہے۔ اب کوئی ادارہ موجود ہی نہیں ہے اور ان کا پتا بھی نہیں کہ کب الیکشن ہونے ہیں یا نہیں؟ ان کے میئرز اور چیئرمین کو اس میں شامل کر کے قانون سازی کر دیں گے اور اس کا جو گھنٹہ گھر بنائیں گے وہ کوئی نہ کوئی اسی طرح کا بیوروکریٹ ہوگا۔ عوام کے نمائندے موجود نہیں ہوں گے بلکہ بیوروکریسی کے دو چار لوگ بیٹھے ہوں گے اور جو فیصلے وہ اپنی مرضی کے ساتھ کریں گے وہی عوام پر لاگو ہو جائیں گے پھر یہ نظام purely عوام کی رائے کے خلاف چلنا شروع ہو جائے گا۔ اس Bill میں اتنے سارے تضادات موجود ہیں۔ میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جو گپ شپ کر رہے ہیں، وہ ادھر بات نہیں سن رہے بلکہ آپس میں گپ شپ کر رہے ہیں۔ اب جب میں نے توجہ دلائی ہے تو اِدھر متوجہ ہو گئے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے اندر کیا urgency ہے اور کیا کوئی پہاڑ گر رہا ہے جس کے نتیجہ میں آپ یہ amendment کر رہے ہیں؟ اس میں آپ ان ذمہ داروں کو ڈال رہے ہیں جن کا دُور دُور تک وجود ہی کوئی نہیں ہے کہ کب بلدیاتی الیکشن ہوں گے، کب اس میں بلدیاتی اداروں کے ممبر منتخب ہونے کے بعد چیئرمین اور میئرز بنیں گے؟ گزارش یہ ہے کہ اس طرح ہوا کے اندر amendment کر کے قانون سازی کر کے پنجاب کے عوام کو بتانا کہ ہماری بڑی اچھی کارکردگی ہے اور ہم نے اس اجلاس میں اتنی قانون سازی کر لی ہے

میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے لئے ایسا نہ کریں اور اس پر غور و خوص کریں۔ ہم نے اسی لئے کہا ہے کہ اس کو پہلے مشتہر کرنے کے لئے دیں پھر اس میں زیادہ بہتری آ جائے گی۔ میں دوبارہ ان سے request کروں گا کہ جب یہ میٹر اور چیئر مین موجود نہیں ہیں تو پھر آپ اس ایوان میں سے لوگوں کو ڈال دیں۔ اپوزیشن میں سے مت ڈالیں، بے شک گورنمنٹ سائیڈ سے شامل کر دیں تاکہ public کا اس میں کوئی touch تو آئے کیونکہ اس طرح کی کمپنیاں وغیرہ بنا کر ہر چیز آپ بیوروکریسی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں جو درست روّیہ نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح میرے سے پہلے میرے بھائیوں نے بات کی ہے تو میں بھی اس amendment کے بارے میں یہی کہنا چاہوں گی کہ جب ہم insist کرتے ہیں کہ اس Bill کی تشہیر ہونی چاہئے تو یقیناً اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس میں رائے عامہ جب آتی ہے تو چیزیں بہتری کی طرف جاتی ہیں۔ بجائے اس کے کہ صرف power show کی جائے کیونکہ اس سے پہلے ہم نے دیکھا ہے کہ جو لوکل باڈی ایکٹ ہم نے پاس کیا تھا اس میں ہمیں ابھی بھی بہت ساری ترامیم کی ضرورت ہے اور وقت نے ثابت کیا ہے کہ اب ہمیں اس میں مزید ترامیم کرنی پڑ رہی ہیں۔ میں گزارش کروں گی کہ اگر یہ اتھارٹی بنائی جا رہی ہے تو میرے خیال میں اس کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ سیدھی اور صاف بات ہے کہ اس طرح کی اتھارٹیاں یا کمپنیاں جب بنائی جاتی ہیں جس طرح پہلے پورے لاہور میں ہم نے دیکھا کہ ایک پارکنگ کمپنی بنا دی گئی ہے۔ اب آپ لاہور میں کسی جگہ پر بھی گاڑی نہیں کھڑی کر سکتے کیونکہ ہر پارکنگ سٹینڈ تیس سے پچاس روپے charge کرتا ہے چاہے پانچ منٹ چاہے ایک گھنٹہ گاڑی کھڑی کریں۔ اسی طرح اب یہ اتھارٹی بناتے ہیں تو پتا نہیں اس کا فائدہ ہو گا یا نہیں لیکن اس کے جو پیچیدہ پیچیدہ points مجھے نظر آ رہے ہیں وہ یہ کہ سب سے پہلے تو اس میں دوستوں اور ذاتی مفادات اٹھانے والوں کی ایک دوڑ لگ جائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ضلع لیّہ میں جیسے انگورہ گوٹ فارم کو نوّے سال کی lease پر دے دیا گیا ہے اسی طرح سرگودھا میں بھی ایک جگہ کو lease پر دیا گیا ہے۔ اس میں یہ تماشا شروع ہو جائے گا کہ لوگ محکمہ اوقاف یا اس طرح کی زمینوں کو lease پر لے کر اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ذاتی دوستیوں کے لئے کمپنیوں کی دوڑ لگے گی کہ جو آپ کے بہت close circle ہے اس کو oblige کرنے کے لئے اس میں use کریں گے اور یہ ہوتا رہا ہے۔ ماضی میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سارے ایسے لوگ جو حکومت وقت کے دوست ہیں یا اس کے قریب ہیں تو ان کو

oblige کرنے کے لئے مختلف جگہوں پر fit کیا گیا ہے۔ لوکل گورنمنٹ اس سے بہت متاثر ہوگی بے شک ابھی اس کا وجود نہیں ہے لیکن ضلعی حکومتیں جو اس وقت جس شکل میں بھی کام کر رہی ہیں ان کے بارے میں آئے دن ہم اخبارات میں پڑھ رہے ہیں کہ ان کی income بہت کم ہو گئی ہے۔ یہ ان کی آمدنی کے sources ہیں، اگر یہ اختیارات ہم ان سے لے کر کمپنیوں کو دے دیتے ہیں تو میرے خیال میں ان کے resources بالکل ختم ہو جائیں گے۔ ایک اور بڑا نقصان جو مجھے نظر آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ کمپنی بنانے سے پہلے کمپنی کے ہاتھ میں جب چیز جاتی ہے تو مہنگائی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس Bill میں ہمیں نظر آ رہا ہے کہ گورنمنٹ کا اس میں کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ گوشت مزید مہنگا ہو جائے گا اور export زیادہ ہوگا جس سے ملک کے اندر گوشت کی shortage ہو جائے گی۔ کوئی بھی amendment لائی جاتی ہے یا اسمبلیوں سے Bill پاس کیا جاتا ہے تو یقیناً اس کے پیچھے مقاصد ہونے چاہئیں۔ مقاصد یہی ہونے چاہئیں کہ عوام کو relief دیا جائے گا اور جو کام ہم کرنے جا رہے ہیں وہ in future عوام کو نہ صرف relief دے گا بلکہ facilitate بھی کرے گا۔ اگر کوئی ایسا قدم پنجاب اسمبلی کے floor سے اٹھ جاتا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو بلکہ مزید مہنگائی کو فروغ ملے تو میرے خیال میں آج ہمارا صوبہ پنجاب اس طرح کے اقدامات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ پنجاب اسمبلی کے floor سے ایسی قانون سازی کر دی جائے جس کے in future منفی اثرات عوام کو بھگتنے پڑیں۔ آج ہمیں عوام کو relief دینے کی ضرورت ہے نہ کہ ایسی اتھارٹیاں یا کمپنیاں اپنے دوستوں کو oblige کرنے کے لئے بنائی جائیں جن سے صرف ایک فرد واحد oblige ہو۔ اس طرح کی کمپنیاں بنانے سے باقی عوام رُل جائیں گے خاص طور پر وہ لوگ جن کی income کا ذریعہ مویشی ہیں کیونکہ وہ پورا سال بکرا عید کا انتظار کرتے ہیں، اپنے مویشی پالتے ہیں، پال کر مویشی مارکیٹ میں لے کر آتے ہیں اور وہی ان کے پورے سال کا ذریعہ آمدنی ہوتا ہے۔ جب یہ کمپنی بن جائے گی تو یقیناً ان کے اوپر بہت بُرے اثرات پڑیں گے اور وہ لوگ بدحالی کی طرف جائیں گے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گیلری میں چائنا کا وفد آیا ہے میں اپنی طرف سے، جماعت اسلامی کی طرف سے اور تمام اپوزیشن کی طرف سے اس وفد کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پورا پاکستان جانتا ہے کہ چائنا ہمارا وہ دوست ہے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ کھڑا رہتا ہے اور پوری دنیا میں درحقیقت اگر کوئی ملک ایسا ہے جس نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے تو وہ چائنا ہے۔ اس پر ہم ان کو بہت appreciate کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ہم سب ان کو welcome کرتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! اب آپ بولیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بکر منڈیاں غریب کسانوں سے فیس کے نام پر بھتہ وصول کرتی تھیں، باقاعدہ چند گروہ تھے جو نیلامیوں میں بھتہ حاصل کرتے تھے اور غریب کسانوں کو لوٹتے تھے۔ ان منڈیوں کی حالت زار بھی بہت خراب تھی جس کی وجہ سے ان حالات کو دیکھتے ہوئے چیف منسٹر نے بکر منڈیوں میں کسانوں پر عائد ہر قسم کی فیس معاف کر دی۔ بکر منڈیوں کو جدید خطوط پر چلانے کے لئے ہر ڈویژن میں ایک کمپنی بنائی گئی ہے۔ حکومت اپنے وسائل سے جدید بکر منڈیوں کا قیام کرے گی اور اسی وجہ سے مقامی حکومتوں کو جو نقصان ہوگا وہ بھی حکومت پورا کرے گی۔ جیسا کہ یہاں پر اپوزیشن نے amendment پیش کی، اس پر بات کی اور اس کے علاوہ بھی بات کی تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس مالی سال میں یکم جولائی کو بکر منڈیوں کے ٹھیکوں کی نیلامی نہیں کی گئی اور فیس بھی معاف کر دی گئی لہذا جو لوگ اس سے منسلک ہیں ان کو اس قانون کے بارے میں پورا علم ہے۔ کمپنیوں کے حوالے سے یہاں بات کی گئی ہے تو یہ پرائیویٹ کمپنیاں نہیں بلکہ یہ کمپنیاں حکومت ہی بنائے گی اور ان کمپنیوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں دو ایم پی اے صاحبان بھی ممبر ہوں گے۔ اس Bill کو مشتہر کرنے کے بارے میں ان کی amendment تھی جس کے حوالے سے میرا یہ جواب ہے کہ یہ Bill بطور آرڈیننس مورخہ 6۔جون 2014 کو نافذ کیا گیا اور اسی روز اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مشتہر کر دیا گیا جو آج تک حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ بعد میں اسمبلی میں پیش ہونے پر یہ آرڈیننس ایک Bill کی شکل اختیار کر گیا ہے، متعلقہ افراد پہلے سے ہی اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے ایسی کوئی تجویز نہ آئی ہے کہ بل ہذا میں ترامیم کی جائیں۔ مزید برآں بل ہذا پر سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ ہر اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے اور مزید تشہیر سے کسی فائدے کا امکان نہ ہے۔ ترمیم بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: آدھ گھنٹہ ایوان کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

The amendment moved and the question is

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014".

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

The amendment moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill, is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

MR SPEAKER: We take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014. (Bill No.19 of 2014). First reading starts. Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on

Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): I oppose.

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلی بات تو مجھے یہ کرنی ہے کہ اس میں ہم amendment دے رہے ہیں کہ:

> It shall come into force with effect from 4th September 2014.

یعنی ستمبر تو گزر گیا ہے اور آج 24-اکتوبر ہے جبکہ اس پر 4- ستمبر سے عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں۔ یہ آج سے کیوں نہیں کرنا چاہتے؟ اس کا بھی اس معزز ایوان کو کوئی پتا لگنا چاہئے کہ کیا مشکل ہے، کیا مصیبت ہے اور اس کے اندر کیا دو نمبری ہے کہ آپ پچھلی تاریخ سے اسے اس کے اندر لانے کی بات کر رہے ہیں؟ کمیٹی نے جو recommend کیا ہے وہ ایوان کے تمام معزز ممبران کے پاس موجود ہے جسے آپ پڑھ کر دیکھ لیں۔ وہ کہتے ہیں کہ:

> A Local Government would not organize, establish and maintain a cattle market without the consent of the company.

یعنی اب یہ کمپنی جسے کوئی بیوروکریٹ head کرے گا اور وہی اب اس کا گھنٹہ گھر ہو گا۔ وہ جو ادارے اور public کی opinion کے ساتھ public کے ووٹ کے ساتھ، public کی رائے کے ساتھ اور پاکستان کے آئین کی اس provision کے تحت یہ ادارے بنیں گے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ political, financial اور administrative powers ہم نے دینی ہیں۔ یہ جو قانون اس کے اندر لا رہے ہیں یہ totally ہمارے اس آئین کی خلاف ورزی ہے یعنی وہ ادارے جنہیں ہمارا آئین کہتا ہے کہ آپ انہیں اختیارات دیں، مالی اختیارات دیں، سیاسی اختیارات دیں اور انتظامی اختیارات دیں۔ اس کمپنی کو بنانے کے بعد اس معزز ایوان کی طرف سے یہ چھری اب ان کے اختیارات کے اوپر چلائی جائے گی کہ وہ جو بلدیاتی ادارے بنیں گے، جب کبھی بنیں گے اور مجھے نہیں یقین کہ یہ بلدیاتی ادارے بنائیں گے۔ جب وہ بنیں گے تو وہ بے دست و پا ہوں گے [**********]

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 523 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو اسمبلی کی کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے اور انہیں delete کر دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی مرضی ہے (قہقہہ)

آپ حکم کریں ٹھیک ہے میں واپس لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس معزز ایوان کے ممبر ہیں اور آپ کو سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے۔ ہر چیز برداشت ہو سکتی ہے لیکن ادارے کی توہین برداشت نہیں ہو گی۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بے شک یہ حقائق ہیں لیکن پھر بھی میں آپ کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ان کو واپس لے لیتا ہوں۔ کوئی بات نہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہاں پر اداروں کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے بہت ہی موٹی ایسی بات کی ہے کہ جو ایسی نہیں ہے کہ جو کسی کی سمجھ میں نہ آتی ہو۔

جناب سپیکر: سب کی سمجھ میں آتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ ادارے بنا رہے ہیں لیکن ان کے اختیارات کو cut down کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کیوں یہ سمجھتے ہیں اور آپ سے مراد حکومت ہے۔ کیوں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ عوام کی رائے کے ساتھ منتخب ہو کر آئیں گے وہ قابل نہیں ہوں گے، وہ لوگوں کے interest کو watch نہیں کر سکیں گے اور وہ اداروں کو نہیں چلا سکیں گے اسی لئے اس پر بیوروکریٹ کا ایک گھنٹہ گھر بنانا ہے اور وہ جو اجازت دے گا اس کے مطابق یہ democratic system اور پورا نظام چلے گا۔ اس طرح کی ترامیم جو ہمارے آئین کی مختلف دفعات کی دھجیاں بکھیر رہی ہیں۔ پتا نہیں اس کے اندر ہمارے وزیر قانون کو کیا interest ہے کہ وہ اس طرح کی ترامیم لا رہے ہیں۔ جو ادارے ابھی بنے نہیں ہیں ان کے میئر، ڈپٹی میئر اور چیئرمین اس کے ممبر بنیں گے۔ وہ کب بنیں گے، اس حوالے سے اس کا کوئی پتا نہیں ہے۔ اس طرح کی ترامیم لا کر اپنی کارکردگی کو بڑھانے کی ایسی کوششیں ہیں، پھر آپ کہیں گے کہ اس کو واپس لے لو تو میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ عوام کے مفاد کی کوئی بات کریں۔ عوام بے چارے مجبور ہیں۔ آپ grass roots level پر لوگوں کو جانتے ہیں کہ لوگوں کا جو اس وقت مسئلہ ہے۔ یہ

واپڈا ہے جو بجلی نہیں دیتا اور وہ بجلی کے بل دیتے ہیں اور جب ہر مہینے بجلی کا بل آتا ہے تو وہ صارفین کو کرنٹ مارتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اپنے point پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! زائد billing ہے، مہنگائی ہے، بے روزگاری ہے یہ عوام کے مسائل ہیں۔ یہ بھی مسائل ہیں کہ کبھی یہ کمپنی بنادیں اور کسی بیوروکریٹ کو اس کا سربراہ بنادیں بہر حال مرضی ہے۔ ان کی جو مرضی کرتے پھریں اکثریت کی بنیاد پر یہ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی! آپ کی طرف سے اور کسی نے بولنا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر ہم نے کیا بولنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں ہم نہیں بولتے۔ جو الفاظ بولے ہیں، وہ غلط بولے ہیں، اُن الفاظ کو میں نے کارروائی کا حصہ نہیں بننے دیا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ Bill پچھلے Bill کا same ہے پچھلا Bill جو تھا وہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 اُس میں ترمیم تھی اور یہ جو Bill ہے یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 میں ترمیم ہے جس کے تحت اس وقت بلدیاتی ادارے کام کر رہے ہیں اور الیکشن کے بعد لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت بلدیاتی ادارے کام کریں گے۔ ان کی amendment میں سوال کے متعلق میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ انہوں نے کہا کہ 4۔ ستمبر سے ہم کیوں اس کو پاس کروانا چاہتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ordinance تھا اور یہ 3۔ ستمبر کو ordinance ختم ہو گیا ہے تو اس لئے ہم 4۔ ستمبر سے یہاں اس کو پاس کروانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ایوان میں اس کو مشتہر کرنے کے حوالے سے جو amendment دی ہے میں یہ کہوں گا کہ پہلے یہ Bill بطور ordinance مورخہ 2014-06-06 کو نافذ کیا گیا اور اسی روز اس ordinance کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مشتہر کیا گیا تھا اور آج تک یہ حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے اور بعد میں اسمبلی میں پیش ہونے پر یہ ordinance ایک Bill کی شکل اختیار کر گیا۔ متعلقہ افراد پہلے سے اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہ آئی ہے کہ Bill ہذا میں ترمیم کی جائے کیونکہ ہم نے اس جولائی میں بکر منڈیوں کی نیلامی نہیں کی اور فیس وصول نہیں کی گئی تو

اس وجہ سے جو stackholders ہیں اُن کو اس بارے میں سارا پتا ہے۔ مزید برآں بل ہذا پر سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقد اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے۔ مزید تشہیر سے کسی فائدے کا امکان نہ ہے ترمیم بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

کورم کی نشاندہی

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بے شک گورنمنٹ بتا رہی ہے کہ اتنا اچھا بل ہم لا رہے ہیں اور قانون سازی ہو رہی ہے لیکن حکومتی ممبران اسمبلی کا یہ عالم ہے کہ کورم بھی پورا نہیں ہے لہذا میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں تاکہ ان کے جو ممبران باہر بیٹھے ہیں وہ اندر ایوان میں تشریف لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے، کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

(---جاری)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister he may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

The amendment moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

(The motion was carried.)

Now question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہوا لیکن بحث جاری رہے گی اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 27۔اکتوبر2014 سہ پہر3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔